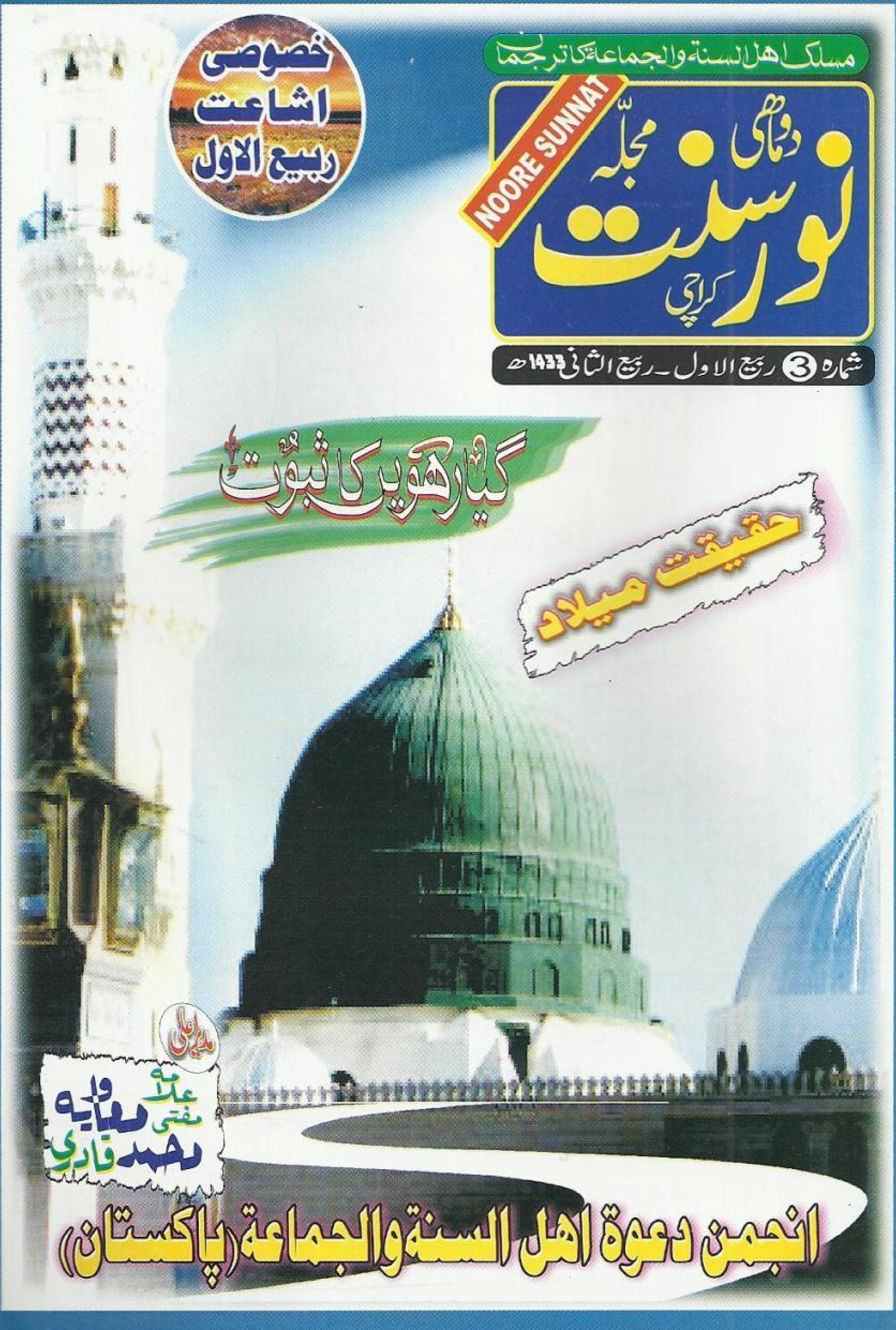

مسلک اہل السنۃ والجماعۃ کا ترجمان
دو ماہی
مجلہ
نورِ سنت
کراچی
NOORE SUNNAT
شمارہ 3 ربیع الاول ۔ ربیع الثانی 1433ھ
خصوصی اشاعت ربیع الاول
گیارہویں کا ثبوت
حقیقت میلاد
مدیر اعلیٰ
علامہ مفتی معاویہ محمد قادری
انجمن دعوۃ اہل السنۃ والجماعۃ (پاکستان)

آپکے مسائل کا قرآنی حل

مندرجہ ذیل دعاء فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان

پڑھنے سے رزق کی تنگی دور ہو جائے گی۔ (ان شاءاللہ)

الله لطيف بعباده يرزق من يشاء

اور مغرب کی سنتوں میں معوذتین پڑھنے سے جادو

ٹونہ کے اثرات فوراً دور ہو جائیں گے (ان شاءاللہ)

جادو ٹونہ آسیب نظر کا شرعی طریقے سے حل اور جسمانی بیماریاں بے اولاد

حضرات جدید و نایاب نسخوں سے علاج کیلئے آج ہی ہم سے رجوع فرمائیں

حفیظ اللہ: 0333-0300-2753421

اشاعت خاص

دو ماہی مجلہ

نورِ سنت

کراچی

مسلک اہل السنت والجماعت کا ترجمان

شمارہ نمبر ۳

بیاد

محمد منظور نعمانی

بدعا

سرفراز خان صفدر

بقلم

مکی عبد الرشید

ھدیہ 25 روپے

نور سنت انٹرنیٹ پر پڑھیے:

www.nooresunnat.tk

اہل السنۃ کا نمائندہ چینل یوٹیوب پر دیکھیے:

youtube/rahesunnat

ناشر

انجمن دعوة اهل السنة والجماعة

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحات نمبر
1	یہ سب کیا ہو رہا ہے	1
2	حقیقت میلاد	2
3	مروجہ جشن عید میلاد کا جلوس اور اسکی شرعی حیثیت	7
4	بریلویوں کو بریلوی کی نصیحت	23
5	مروجہ عید میلاد پر، ایک نظر	24
6	گیارھویں کا ثبوت	29
7	بریلویت اور ماہ ربیع الاوّل	37
8	آئینہ رضا خانیت:	40
9	جواز میلاد پر بریلوی دلائل کا جائزہ	45
10	"جشن عید میلاد النبی ﷺ مبارک ہو	54
11	بریلویوں کی عید میلاد النبی ﷺ کے متعلق چند باتیں	57
12	تبصرہ کتب	62

توجہ فرمائیں

خصوصی اشاعت ربیع الاول کی وجہ سے گزشتہ قسطوار مضامین کو آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں گے (انشاءاللہ) قارئین حضرات نوٹ فرمائیں (ادارہ)

قول قلندر — یہ سب کیا ہو رہا ہے.؟ — مدیر اعلی کے قلم سے

ربیع الاول آیا چاہتا ہے ۔۔۔حسب سابق اس سال بھی میلا د النبی ﷺ کے نام پر۔۔۔ملک کے بہت سے شہروں میں ۔۔۔جلوس نکالے جا رہے ہیں ۔۔۔جلسے ہو رہے ہیں ۔۔۔ڈھولک بج رہے ہیں ۔۔۔تالیاں پیٹی جا رہی ہیں ۔۔۔شوروغول کا سماں ہے رقص اور ناچ کر میلا د منایا جا رہا ۔۔۔سڑکیں بلاک کی جا رہی ہیں ۔۔۔ با زار بند کرائے جا رہے ہیں ۔۔۔مریض سڑکوں پر ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے ۔۔۔سسک سسک کر جان کی بازی ہار رہے ہیں ۔۔۔محافل میلا د میں اہلسنت کے خلاف بدزبانی کی جا رہی ہے ۔۔۔گستاخی ۔۔۔کفر بے ادبی ۔۔۔بے دینی ۔۔۔گمراہی ۔۔۔کے فتوے دیئے جا رہے ہیں ۔۔۔اہلسنت کی مساجد کے آگے جلوس روک کر ۔۔۔منچلوں اور بدمعاشوں کے ذریعے شرانگیز نعرے ۔۔۔لگائے جا رہے ہیں ۔۔۔اور یہ سب کچھ ۔۔۔میلا د النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہو رہا ہے ۔۔۔اور اس پیغمبر ﷺ کے نام پر ہو رہا ہے ۔۔۔جسکی تعلیم بالکل اسکے برعکس تھی ۔۔۔ملک کیا ترقی کریگا ۔۔۔؟ کیسے ترقی کریگا ۔۔۔؟ غریب کہاں سے کمائے گا ۔۔۔؟ کیسے کھائے گا ۔۔۔؟ ابھی مشکل سے جلوسوں کے پچھلے دو ماہ گزرے تھے ۔۔۔اور روافض کی دھینگا مشتی ختم ہوئی تھی ۔۔۔کہ فوراً اہل بدعت کی خرافات شروع ہوگئی ۔۔۔خدارا ۔۔۔رحم کھائیے ۔۔۔ملک پر ۔۔۔غریبوں پر ۔۔۔عوام پر ۔۔۔اور اپنی خواہشات کی تکمیل کیلئے ۔۔۔اس طریقہ کار کو ختم کیجیے ۔۔۔۔

اور ہم اہلسنت والجماعت دیو بند ۔۔۔حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں ۔۔۔اہلسنت والجماعت دیو بند ۔۔۔کے علماء ۔۔۔عوام ۔۔۔مساجد اور مدارس ۔۔۔اور دیگر مقدس مقامات کو تحفظ فراہم کریں ۔۔۔تاکہ پچھلے ۔۔۔سال کیطرح اس سال بھی ۔۔۔رضاخانیوں کی طرف سے کراچی اور فیصل آباد ۔۔۔جیسا ماحول برپا نہ کیا جاسکے ۔۔۔اور مولانا ضیاء القاسمیؒ کی قبر کی بے حرمتی ۔۔۔اور لائبریری کو آگ لگانا ۔۔۔اور قرآن مجید کے مقدس نسخوں اور احادیث وفقہ کی معظم کتب کو جلانے ۔۔۔جیسے واقعات ظہور پذیر نہ ہوں ۔۔۔اور اہل بدعت میلا د کے جلوسوں کی آڑ میں پھر کسی فساد کو برپا نہ کریں اللہ تعالیٰ ہمیں سچا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم عطاء فرمائے ۔۔۔اور بناوٹی مصنوعی عشق سے محفوظ فرمائے ۔آمین

حقیقتِ میلاد

تحریر - محمد ظفر اقبال

رسول اللہ ﷺ مظہر صفات خداوندی اور موصل الی اللہ ہیں۔ آپ ﷺ کی ذات گرامی میں حق کے ظہور اور فیضان کا سلسلہ اس شان سے تمام ہو گیا کہ اب قیامت تک حق کا ظہور اور فیضان آپ ﷺ کے طفیل ہو گا۔ حق کے تمام مظاہر اپنے تمام اوصاف وکمالات اور اوضاع وانواع سمیت منتہائی شان کے ساتھ، رسول اللہ ﷺ کی عدیم النظیر ذات میں دائماً مجسم ہو کر پیکر مصطفوی ﷺ کی صورت میں جلوہ افروز ہو گئے۔ آپ ﷺ کی ولادت سے لے کر وصال تک ایک ایک واقعے کا تذکرہ رحمت الٰہی کے نزول کا موجب ہے آپ ﷺ کے اصحابؓ واحباب ازواجؓ واولاد، خدام وعمال، اسلحہ اور ہتھیاروں یہاں تک کہ ناقے اور دراز گوش کا ذکر بھی برکات ربانی کا ذریعہ ہے، جب آپ ﷺ سے نسبت وشرف رکھنے والی اشیا کا تذکرہ عبادت ہے تو آپ ﷺ کی ولادت کے واقعات کا بیان اور اس سے برکت کا حصول کیوں موجب طمانیت اور باعث تسکین ایمان نہ ہو گا؟ آپ ﷺ کب دنیا میں تشریف لائے؟ کن حالات میں آپ ﷺ کی ولادت ہوئی؟ اس وقت ماحول کیسا تھا؟ آپ ﷺ کا خاندان کون سا تھا؟ اور کیسا تھا؟ آپ ﷺ کو نبوت سے کب سرفراز کیا گیا؟ ولادت کے وقت کیا کیا وقائع پیش آئے؟

آپ ﷺ کو کن کن خصائص عالیہ سے نوازا گیا؟ آپ ﷺ کے اجداد اور انساب کا کیا مقام تھا؟ یہ سب واقعات آپ ﷺ کے ذکر جمیل کے ذیل میں آتے ہیں اور ان روح پرور اور وجد آفریں موضوعات کے بیان سے اپنے مشام جان وایمان کو معطر کرنے سے کوئی

مدعی اسلام اور رسول اللہ ﷺ کی محبت کا دم بھرنے والا انکاری نہیں ہے۔ ان واقعات کا بیان ایمان کی پختگی اور اعمال میں رسوخ کا ذریعہ ہے اور ابتداہی سے صحابہ کرامؓ اور سلف صالحین سے ثابت شدہ ہے۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ لکھتے ہیں ”نفس ذکر ولادت مندوب ہے“ [فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۱۷] مولانا عبدالسمیع رامپوری بریلوی لکھتے ہیں: ”اصل تذکرہ مولود شریف تو رسول اللہ کے وقت سے چلا آتا ہے“ [انوار ساطعہ ۱۷۳]

باعث نزاع تو مروجہ محافل میلاد ہیں، جنہیں آج ”عید میلاد النبی ﷺ“ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا یوم ولادت ہر سال آتا تھا، لیکن صحابہ کرامؓ سے چھٹی صدی تک التزاماً محافل میلاد کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا جاسکتا، حالاں کہ اس کے اسباب ومحرکات سب موجود تھے۔ حضرات صحابہ اور سلفِ صالحینؒ میں آپ کے تذکرہ ولادت کے باوجود امر اجتماعی کی کوئی شکل موجود نہ تھی، مولانا عبدالسمیع بریلوی اقرار کرتے ہیں ”آنحضرت ﷺ نے ماہ ربیع الاول میں کوئی عمل مقرر نہیں فرمایا“ [انوار ساطعہ، صفحہ ۱۷۰]
اسلام کی ابتدائی چھ صدیاں جو علم وعمل اور عشق ومحبت کے لحاظ سے مسلمانوں کے عروج کا زمانہ ہے، ولادت کی اجتماعی خوشی کے جلسوں اور حلقوں سے خالی رہا، ساتویں صدی میں ایک بادشاہ نے جشن کے طور پر پہلی بار منایا اور عمرو بن وحیہؒ نے ان کا ساتھ دیا، اس وقت تو صورت حال یہ ہے کہ صرف ولادت پر اجتماعی خوشی کا اہتمام ہی نہیں کیا جاتا بلکہ اسے ایک مستقل تہوار کی صورت میں منایا جاتا ہے اور ”عید“ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، اب تک اہل سنت وجماعت کہلانے والوں میں یہ جرأت کسی کو نہیں ہوئی تھی، ”عید“ ایک اسلامی اصلاح ہے جس کا انطباق کسی بھی غیر منقول رسم پر اپنی مرضی سے نہیں کیا جاسکتا۔ دین جذبات کا نام نہیں ہے، رسول ﷺ کے غایت درجے عشق ومحبت کے اظہار کا یہ مطلب نہیں کہ اس کا دائرہ ضد اور معکوس تک وسیع کردیا جائے، حقیقی محب کامل اتباع کرنیوالا ہوتا ہے،

وہ محبت کی روانی اور جوش وخروش میں فکر و ہوش کا دامن نہیں چھوڑتا، وہ محبت کے اظہار کے سب طریقے محبوب کے مزاج کی رعایت اور مطاع کے بیان فرمودہ آداب وہدایات کے تحت ہی بجالاتا ہے، اس میں اپنی طرف سے اضافے یا ازالے کو روا نہیں جانتا اسے معلوم ہے کہ نگاہ محبوب ﷺ میں اضافہ ''بدعت'' اور ازالہ ''الحاد'' ہے۔ موجودہ صورتحال سے قبل ایسے اعمال کیوجہ سے اہل سنت والجماعت میں کوئی تفریق وانتشار نہیں تھا، ذکر ولادت بلا اختصاص ونزاع نہ سمجھتے تھے اور جو نہیں کرتے تھے وہ تقید مطلق کے قائل نہ تھے، سب کے یہاں یہ ایک عدیم النظیر تاریخی یادگار تھی، جس کا بیان موجب طمانیت اور باعث امتنان تھا، لیکن اب میلاد النبی ﷺ میلاد مسیح کی طرح تہوار بن کر عیسائیوں سے تشبہ کا نمونہ پیش کر رہی ہے، جس کے پس پشت مسابقت کا یہ جذبہ کارفرما ہے جسے حنفیہ کے مایہ ناز مقتدا، محدث اور فقیہہ حضرت ملا علی قاریؒ نے امام جزری سے ان الفاظ میں نقل کیا ہے، ''جب اہل صلیب نے اپنے نبی کی پیدائش رات کو بڑی عید بنا رکھا ہے تو اہل اسلام اپنے نبی ﷺ کی تعظیم وتکریم کے زیادہ حق دار ہیں'' ملا علی قاریؒ اس کے جواب میں ارقام فرماتے ہیں ''لیکن اس پر یہ سوال وارد ہوگا کہ ہمیں تو اہل کتاب کی مخالفت کا حکم دیا گیا ہے''

[المورد الروی فی مولد النبی ﷺ، صفحات ۱۳-۱۴]

مروجہ محافل میلاد کے اثبات کے سلسلے میں یہ خلط مبحث عموماً پایا جاتا ہے کہ دلائل اثبات میں نفس میلاد یا اکابر سے منقول ذکر ولادت کے عمومی تذکرے کو پیش کیا جاتا ہے، حالاں کہ ذکر ولادت کا جائز اور مستحسن ہونا سب کے نزدیک مسلم ہے، اگر اس سلسلے میں درج ذیل امور میں ہماری رہنمائی کی جائے تو مسئلہ سمجھنا آسان ہو جائے گا،

۱۔ جس طرح ''مولود'' کی لغوی تعریف مسلمانوں کے متفقہ لٹریچر ''لسان العرب'' وغیرہ سے پیش کی جاتی ہے، اسی طرح اس کی اصطلاحی تعریف بھی مسلمانوں کے متفقہ لٹریچر کے

پیش کردی جائے ، اگر یہ عقائد میں سے ہے تو ضرور عقائد کی کتابوں ، شرح عقائد نسفی ، شرح عقائد جلالی ، شرح مواقف ، مسامرۃ اور العقیدۃ الطحاویۃ وغیرہ میں اس کا ذکر ہونا چاہیے ، اگر مروجہ محافل میلاد کا تعلق ''اعمال و عبادات'' سے ہے تو ضرور کتب فقہ ، فتاویٰ عالمگیری ، فتاویٰ شامی ، ہدایہ ، البحر الرائق اور البدائع والصنائع میں اس کا ذکر ہوگا ، جب رسول اللہ ﷺ نے نماز استخارہ ، نماز تسبیح اور حفظ قرآن وغیرہ کی دعا کا مفصل تذکرہ فرمایا ہے تو امت کو مروجہ محافل میلاد کے طریقے اور کیفیت کی بھی ضرور رہنمائی ہوگی ، اگر اس کی کوئی شرعی حیثیت ہے تو ۔ واضح رہے کہ نفس ولادت کے تذکرے اور میلاد النبی ﷺ کی عمومی محافل کے دلائل مطلوب نہیں بلکہ مروجہ محافل میلاد کا ثبوت درکار ہے ، جس کے اجزائے تشکیلی میں مجالس واجتماعات کا اہتمام ، اہتمام چراغاں ، جلوس ، بیت اللہ شریف اور روضہ اطہر کی شبیہاں بنانا اور انہیں سڑکوں پر زیارت کے لئے لانا اور میلاد میں قیام کی رسم وغیرہ شامل ہے ، سب سے بڑھ کر باقاعدہ مشن کے تحت اسے ''اسلام کی پہلی عید'' باور کرایا جارہا ہے ، کیا اس کا کوئی ثبوت ہے ؟

۲ ۔ جب یہ امر تسلیم شدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے تو ۱۲ ۔ ربیع الاول کی لکیر پیٹ کر اصرار کرنا کون سی دانش مندی ہے ، جبکہ مولانا احمد رضا خان بریلوی نے ۸ ۔ ربیع الاول بروز پیر کو ولادت نبوی ﷺ پر ''اجماع'' نقل فرمایا ہے [نطق الہلال ، صفحہ ۱۲] اور ۱۲ ، کو وصال نبوی ﷺ اتفاقی ہے ۔

۳ ۔ مروجہ محفل میلاد کے اثبات میں حضرت شاہ ولی اللہؒ کی ایک عبارت سے استدلال پیش کیا جاتا ہے کہ ان کے والد ولادت نبوی ﷺ کے دن کھانا پکوا کر تقسیم کرتے تھے ، ایک دفعہ کچھ میسر نہ آنے کی وجہ آپ چنے ہی تقسیم فرما سکے اور وہ ہدیہ بارگاہ نبوت میں

مقبول ہوا۔ انصاف فرمایئے کہ ان عبارات سے مروجہ محافل کا استدلال ٹھیک ہے؟ یہاں تو صرف یہ بات مذکورہ ہے کہ حضرت شاہ صاحبؒ کے والد ماجد ولادت نبوی ﷺ کے موقع پر کچھ صدقہ دیا کرتے تھے، اس میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں جس کا جب اور جتنا چاہے وہ رسول اللہ ﷺ کے نام پر صدقہ کرے، راقم السطور اپنی تحریر جناب کوثر نیازی کے ایک اقتباس پر ختم کر رہا ہے، (جو التزامی محافل میلاد کے باوجود درج ذیل طرز عمل سے نالاں تھے) پوری سنجیدگی اور سچائی کے ساتھ کہا جاسکتا کہ ہم صدیوں سے بزرگوں کے عرس اور میلے کچھ اس انداز سے منانے کے عادی ہیں اور غیر شعوری طور پر ہم نے عید میلاد النبی ﷺ کو بھی اس قسم کے میلوں میں سے ایک میلہ سمجھ لیا ہے، یہ بات بھی کہی جاسکتی ہے کہ عید میلاد کا جلوس حال ہی کی پیداوار ہے اور بانی جلوس کے بہ قول یہ ہندوؤں کی رام، لیلا کے جواب میں ایجاد کیا گیا تھا، اس بے جوش وخروش، شان وشوکت اور دبدبے وطنطنے کے لئے اس میں کچھ باتیں شامل ہوگئی، جو اسلام کے مزاج کے موافق نہ تھیں ۔۔۔۔۔ لیکن ان تمام وجوہ کا تجزیہ کیا جائے تو یہ سب مٹ کر ایک نقطے پر مرکوز ہو جاتی ہیں کہ صبح وشام اسلام کا غلغلہ بلند کرنے کے باوجود ہم اپنے آپ کو اسلام کے مزاج کے مطابق نہیں کر سکے۔

[ذکر رسول ﷺ، صفحہ ۱۲۹]

بریلوی شاعر کے جواب میں

اے ۱۲ ربیع الاول: تو نے کیسا دیا فراق — سرکار دوجہاں دنیا سے جا رہے ہیں

غمگین ہیں کون ومکان فلک ہے اشک بار — مگر ابلیس کے حواری خوشیاں منا رہے ہیں

مروجہ جشن عید میلاد کا جلوس اور اسکی شرعی حیثیت

مناظر اہلسنت مولانا منیر اختر جھانیاں

بریلویوں کے مولانا احمد یار خان گجراتی راقمطراز میں امام سخاویؒ نے فرمایا کہ میلاد شریف تینوں زمانوں میں کسی نے نہ کیا بعد میں ایجاد ہوا۔ (بحوالہ جاء الحق صفحہ نمبر ۲۳۶)

میلاد کا موجد اور جواز میلاد کی پہلی کتاب

مفتی احمد یار خان گجراتی بریلوی لکھتے ہیں جس بادشاہ نے اس کو ایجاد کیا وہ شاہ اربل ہے اور ابن دحیہ نے اس کے لئے میلاد کی ایک کتاب لکھی جس پر بادشاہ نے ایک ہزار اشرفی انعام دی (بحوالہ جاء الحق ۲۳۷)

ایک اور بریلوی محقق علامہ مولانا فیض احمد اویسی بہاولپوری لکھتے ہیں میلاد شریف تینوں زمانوں میں کسی نے نہ کیا بعد میں ایجاد ہوا (بحوالہ ۱۲ سوالات کے جوابات بحوالہ میلاد شریف صفحہ ۷)

ان دونوں بریلوی عالموں کی تحریر سے ثابت ہوا کہ خود بریلویوں کو بھی اقرار ہے کہ مروجہ میلاد خیر القران (نبی ﷺ صحابہ تابعین تبع تابعین کے ادوار اور زمانوں) میں مقصود تھی انکا کوئی وجود نہیں تھا اور اسکا ایجاد تینوں زمانوں کے بعد ایک بادشاہ کے حکم سے ایک جاھل درباری بدعتی مولوی کے ایماء پر ہوا۔ تو پھر ظاہر ہے یہ عمل بدعت ہونا چاہیے تو اس حوالے سے ایک بریلوی کا اعتراف ملاحظہ ہو۔

میلاد بدعت ہے

علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری بریلوی لکھتے ہیں باقاعدہ مخصوص دنوں میں اس کا اہتمام کرنا، تو یہ حقیقت ہے کہ ولادت پاک پر جشن منانے کا باقاعدہ اہتمام نہ تو زمانہ نبوی ﷺ میں تھا اور نہ ہی صحابہ کرامؓ کے درمیان رائج تھا بلکہ اس کی ابتداء بعد کے زمانہ میں ہوئی جیسا کہ حضرت علامہ شاہ محمد مظہر اللہ رحمتہ اللہ علیہ تحدیث نعمت میں فرماتے ہیں بتلانا یہ ہے

کہ عرس اور مولود کا ایسا مسئلہ نہیں جو اس زمانے کی پیداوار ہو بلکہ تقریباً آٹھ سو سال سے متقدین۔(یعنی پہلے زمانے کے لوگ) موبود شریف کے جواز یعنی جائز ہونے اور استحباب (یعنی پسندیدہ ہونے) پر متفق نہیں (بحوالہ عاشقوں کی عیدص ۳۱)

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ تفصیل سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ بارہویں شریف کا باقاعدہ اہتمام زمانہ نبوی ﷺ کے کافی عرصہ بعد شروع ہوا، لہذا اس اعتبار سے تسلیم کیا جائے گا کہ یہ بدعت ہے۔(عاشقوں کی عیدص ۳۲ مصنف علامہ محمد اکمل قادری بریلوی)

غلام رسول سعیدی بریلوی شارح مسلم شریف لکھتے ہیں، خلاصہ عید میلاد منانا بدعت ہے، اچھائیوں اور برائیوں پر مشتمل ہے (بحوالہ شرح صحیح مسلم جلد نمبر ۷ صفحہ ۱۰۲۶)

ان چاروں بریلوی عالموں کی تحقیق کے مطابق مروجہ میلاد بدعت ہے۔

تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر بدعت ہونے کے باوجود بریلوی اس بدعت کو کیوں اتنا زور وشور سے کرتے ہیں۔؟ تو اسکا جواب بھی ایک بریلوی کی زبانی سنیے۔

میلاد منانے کی وجہ؟ ضرورتیں مجبور کرتی ہیں

علامہ محمد اکمل عطا قادری بریلوی ایک خدشہ بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں

رہا یہ خدشہ کہ جب حضور ﷺ اور صحابہؓ کے زمانے میں ایسی مجالس نہیں ہوتی تھیں تو پھر ایسی مجالس کی ترویج کیوں کی گئی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے افعال کے لئے ضرورتیں مجبور کرتی ہیں۔(بحوالہ عاشقوں کی عیدص ۳۱)

پہلے قوموں میں میلاد کا رواج نہ تھا چونکہ جس کی ولادت ہو ماں کا دودھ پیئے وہ خداوند کریم کا جز نہیں ہوسکتا۔(بحوالہ تفسیر نعیمی جلد اول ۶۴۶)

یعنی کسی نبی کا بھی میلاد نہیں منایا گیا اور نہ ہی کسی قوم میں نبی کا میلاد رائج تھا بلکہ یہ

بریلوی فرقہ کی ایجاد ہے اور اس کا اسلام میں کبھی کوئی عمل دخل نہیں بلکہ اسکی حیثیت صرف رواج کی سی ہے۔

میلاد منانے کی حیثیت

ہر وہ نیا کام جو شریعت میں منع نہ ہو اور بغیر کسی نیت خیر کے کیا جائے جیسے جائز طریقوں کے ساتھ پاکستان کا یوم آزادی منانا نئے کھانے مثلاً بریانی کوفتے زردہ وغیرہ (بحوالہ عاشقوں کی عید صفحہ ۳۵)

دیکھ لیا آپ نے میلاد کے جواز کیلئے کتنی بہترین دلیل پیش کی بریلوی مولوی نے۔؟

یعنی میلاد منانا پاکستان کے یوم آزادی کی طرح ہے اور بریانی زردہ کوفتے کھانے کی طرح ہے، جب میلاد کی حیثیت اس طرح ہے تو پھر بریلویوں نے بریانی نہ کھانے والے پر تو کبھی کفر دگستاخی کا فتویٰ نہیں لگایا۔ تو مروجہ میلاد جس شریک نہ ہونے والوں پر فتویٰ کفر کیوں؟

احمد رضا خاں بریلوی کے والد جلوس کے قائل نہ تھے

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے والد گرامی حقیقت میلاد کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں تو محض میلاد کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شخص یا چند آدمی شریک ہو کر خلوص عقیدت ومحبت حضرت رسالت مآب علیہ الصلاۃ والتحیہ کی ولادت اقدس کی خوشی اور اس نعمت عظمیٰ اعظم نعم الٰھیہ کے شکر میں ذکر شریف کے مجلس منعقد کریں۔

(بحوالہ محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ صفحہ ۱۹ از مفتی محمد خاں قادری بریلوی)

جلوس کے قائل نہ تھے

مفتی محمد خاں قادری بریلوی امام جلال الدینؒ کے حوالے سے رقمطراز ہیں

ان اصل المولد هو اجتماع الناس وقراة ماتيسر من القرآن ورواية الاغيار الوارده فى مبداء امر النبى ﷺ

محفل میلاد کا اصل یہ ہے کہ لوگ اکٹھے ہو کر تلاوت قرآن کریں اور ان احادیث کا بیان کریں اور سنیں جن میں آپ ﷺ کی ولادت مبارکہ کا تذکرہ ہے

(بحوالہ محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ صفحہ ۱۷)

بدعت مذمومہ کی تعریف

علامہ سعد الدین تفتازانی المتوفی ۷۹۲ بدعت مذمومہ کی تعریف یوں کرتے ہیں

هو المحدث فی الدین من غیر ان یکون فی عهد الصحابه و التابعین و لادل علیه الدلیل

ہر وہ نئی ایجاد بدعت ہو گی جو عہد صحابہ اور تابعین میں نہ ہو اور نہ ہی اس پر کوئی شرعی دلیل دال ہو

شرح مقاصد فی علم الکلام ۲۔۲۷۱ بحوالہ محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ صفحہ ۱۳۹

تالیف مفتی محمد خان قادری بریلوی، ناشر عالمی دعوت اسلامیہ فصیح روڈ اسلامیہ پاک لاہور۔ بار اول اگست ۱۹۹۴ء بار دوم ۱۹۹۵ء

بدعتی مردہ دل۔ بریلوی عالم کا اعتراف

پس سنت پہ چلنے والا منور دل اور بدعتی مردہ اور تاریک دل والا ہوتا ہے

(بحوالہ محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ صفحہ ۲۶ مفتی محمد خاں قادری بریلوی)

مسلک احمد رضا خاں فاضل بریلوی اور تاریخ ولادت وفات

ولادت (پیدائش) نبی ﷺ ۸ ربیع الاول ہے اور وفات نبی ﷺ ۱۲ ربیع الاول ہے

تحقیق اعلیٰ حضرت (بحوالہ نطق الهلال صفحہ ۱۲ صفحہ ۱۳ احمد رضا خان

فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۲۶ صفحہ ۴۱۲ صفحہ ۴۱۵ احمد رضا خان بریلوی

جو احمد رضا کا ہم عقیدہ نہ ہو ان پر فتویٰ کفر

آج بریلوی حضرات احمد رضا سے بغاوت کرتے ہوئے کس طرح عمل پیرا ہیں اور

تعلیم احمد رضا کو پس پشت ڈال رہے ہیں۔ بارہ ربیع الاوّل کو میلاد منا کر احمد رضا سے بغاوت کرنے والوں کے متعلق بریلوی اکابرین کا فتوی ہے کہ۔ جو احمد رضا خان کا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے۔ (بحوالہ جامع الفتاوی صفحہ ۱۰۶)

اب تمام اعلیٰ حضرت کے عقیدت مندوں کو سوچنا چاہیے کہ تحقیق اعلیٰ حضرت کی مخالفت نہ کریں ہر تضاد بیانی اور بغاوتمسلک احمد رضا سے دنیائے بریلویت کو مذہبی نقصان مذہبی خودکشی کی صورت میں ظہور پذیر ہوگا۔ اور باہم دست وگریبانی کا سبب بنے گا

مولانا احمد رضا خاں اور انکے والد جناب نقی علی خاں اور ان کے دادا رضا علی خاں پردادا کاظم علی خاں نے کوئی جلوس نکالا ہو یا اس میں شرکت کی ہو؟ روضہ انور کی شبیہ بنا کر بازاروں میں گھمایا ہو؟ اور اونٹوں اور گدھوں پر پھولوں کے ہار پہنا کر یہ مروجہ عملیات کیے ہوں؟ ہمیں آج تک کوئی حوالہ نہ مل سکا، اگر کسی کے علم میں ہو تو ہمیں مطلع کریں۔ تاکہ ہم اپنا نظریہ واپس لے سکیں۔

وفات سے سکونت ولادت میلاد ختم گیا

حضور علیہ السلام کی ولادت مکہ معظمہ میں ہوئی، سکونت مدینہ منورہ میں رہی یہ دونوں چیزیں حضور ﷺ کی وفات سے ختم ہوگئیں۔

جلوہ دکھا کے چھپ گئے ہیں۔ دیوانے بنا کے چھپ گئے ہیں
ڈھونڈوں میں ان کو عالم عالم۔ وہ دل سما کے چھپ گئے ہیں
حیرت ہے یہ مجھ کو اے عزیزو۔ وہ سامنے آ کے چھپ گئے ہیں

(از تفسیر نعیمی جلد نمبر ۷ صفحہ ۶۴۷)

فیصلہ آپ کریں کہ جب وفات سے سکونت نہ رہی تو میلاد جشن جلوس عید کا اہتمام

کیوں؟ بدعت حسنہ کی آڑ میں ایک عرصہ سے قوم کو بدعات کی دلدل میں پھنسایا جارہا اور اس کو دین کا نام دے کر پیش کیا جارہا ہے، جبکہ دین مکمل ہو چکا، اور مروجہ بدعات کا قرون ثلثہ میں کوئی نام ونشان نہیں ملتا۔ پھر یہ بات بھی یادرہیکہ بریلوی فرقہ نبی ﷺ کی وفات کو آپ کا زوال سمجھتا ہے، تو پھر میلاد منانے کا کیا مطلب۔؟

حضور ﷺ معاذ اللہ زوال پذیر

مولوی ابوالحسنات قادری لکھتا ہے کہ۔ آقائے مدینہ رحمت مجسم ﷺ نے اس آیت میں سے رائحہ انتقال پائی اس لئے کہ ہر شئے میں بعد کمال زوال ہوتا ہے۔

چوں آفتاب بہ نصف النہار یافت کمال

مقرر است کہ روئے نہد بسوئے زوال

(از اوراق غم صفحہ ۱۳۱ مولفہ علامہ ابوالحسنات محمد احمد قادری لاہوری بریلوی)

یہ بھی ذہن نشین رہے کہ بریلوی نبی ﷺ کے متعلق یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ بہ نفس نفیس تشریف لاتے ہیں۔

محفل میلاد میں بہ نفس نفیس تشریف لاتے ہیں۔ عقیدہ

حوالہ ملاحظہ ہو۔ ہاں بعض خوش قسمت حضرات کی محافل میں بہ نفس نفیس تشریف لاتے بھی ہیں،

(بحوالہ ۱۱۲ سوالات کے جوابات صفحہ ۸۲ از فیض احمد اویسی بہاولپوری)

ذیل میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ مروجہ میلاد کے متعلق بریلوی نظریہ ایک یہ بھی ہے کہ یہ بدعت ہے لیکن پھر بھی اس بدعت کو وہ کس درجہ میں ضروری سمجھتے ہیں۔ ذرا ملاحظہ کریں۔

عید میلاد النبی ﷺ منانا ہر مسلمان پر فرض ہے (قاری محمد ایوب، نوائے وقت ملتان ۱۸ جون ۲۰۰۰ء)

جس مروجہ میلاد کو بریلوی فرض اور ضروری خیال کرتے ہیں اس کے متعلق یہ بھی یا

در ہے کہ مروجہ میلاد کا بانی اس جلوس میں خود کبھی شریک نہیں ہوا۔

جلوس کے بانی نے خود شریک ہونا گوارہ نہ کیا

محفل میلاد کا بانی مفتی مظہر اللہ۔ حضرت کی وہ ذات قدسی صفات ہے۔ جس نے جشن عید میلاد النبی ﷺ سے اہل دہلی کو روشناس کرایا ہے۔ جشن جلوس کا بانی ناصر جلالی ۱۹۳۲ء کی بات ہے کہ مولانا ناصر جلالی نے تحریک پیش کی کہ عید میلاد النبی ﷺ کے موقعہ پر جلوس نکالا جائے۔ حضرت علیہ الرحمہ (مفتی مظہر اللہ) اور صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے تائید پھر کیا تھا حضرت علیہ الرحمہ نے کبھی بہ نفس نفیس کسی بھی جلوس میں شرکت نہیں فرمائی۔ (سیرت انوار مظہریہ (۳۷۵)

غیر ضروری عبادت اور فساد اور اس کا حل

مفتی احمد یار بریلوی لکھتا ہے کہ۔ اگر غیر ضروری عبادت ایسے فساد کا ذریعہ بن جائے جو ہم سے مٹ نہ سکے تو اس کو چھوڑ دیا جائے۔ (نور العرفان حاشیہ ترجمہ کنز الایمان ۲۲۴) (سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۰۹ حاشیہ ۵ ناشر پیر بھائی لاہور)

کیا اب اس غیر ضروری عبادت کی وجہ سےملک میں فسادات ظہور پذیر نہیں ہوتے۔ خطیب ایشیاء حضرت علامہ مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ کے گھر کو جلانا، اور قرآن مجید سمیت اسلامی کتب اور گاڑی کو جلا دینا، اور فیصل آباد میں جو بریلوی جماعت کی طرف سے دنگا فساد ہوا، کیا یہ غیر ضروری عبادت فساد کا ذریعہ نہیں بنیں؟ اب مفتی احمد یار خان محشی ترجمہ کنز الایمان کے فتوئی کے مطابق اس عمل کو چھوڑ دیا جائے گا؟ بریلوی علماء سوچیں۔

میلادی عالم کو 1200 بارہ سو روپیہ دیا جائے

ربیع النور شریف کے دوران ۱۲۰۰ روپے اگر یہ نہ ہو سکے تو ۱۱۲ روپے اور اگر یہ بھی نہ

بن پڑے تو ۱۲روپے (بالغان وبالغات) کسی سنی عالم کو پیش کیجیے، (صبح بہاراں ص ۳۹)

بارہ کو ہر چیز نئی ہونی چاہیے، الیاس قادری کا پیغام

گیارہ کی شام کو ورنہ 12 شب کو غسل کیجیے، ہو سکے تو اس عیدوں کی عید کی تعظیم کی نیت سے سفید لباس، عمامہ، سر بند، ٹوپی، کنگھی چادر، مسواک، جیب کا رومال، چپل، تسبیح، عطر کی شیشی، ہاتھ کی گھڑی، قلم قافلہ، پیڈ وغیرہ اپنے استعمال کی ہر چیز ممکنہ صورت میں نئی لیجیے، اسلامی بہنیں بھی اپنی ضرورت کی جو جو اشیاء ممکن ہوں وہ نئی لیں،

عالم نے رنگ بدلا صبح شب ولادت ؎ آئینی حکومت سکہ نیا چلے گا

(بحوالہ، صبح بہاراں سے جشن ولادت کے مدنی پھول ص ۴۲ مکتوب محمد الیاس عطار قادری)

محمد الیاس قادری کا معمول اور ترغیب

ہمارے امیر ------- امیر دعوت اسلامی حضرت --- مولانا محمد الیاس قادری، عطاء قادری ---- بارہویں شریف منانے کا خصوصی اہتمام فرماتے ہیں مثلاً لباس، چادر، رومال، عمامہ، ٹوپی، سر بند، تسبیح، پین، مسواک، گھڑی، جوتی یہاں تک کہ بنیان، ازار بند تک نیا بنا لیتے اور اپنے بیانات اور تحریروں کے ذریعے بھی اسلامی بھائیوں کو بارہویں شریف خود دھوم دھام کے ساتھ منانے کی ترغیب ارشاد فرماتے رہتے ہیں،

(بحوالہ عاشقوں کی عید 50 مولانا محمد اکمل قادری)

دعوت فکر

تمام اہل دانش وفکر سے عرض ہے کہ کیا جس پاک نبی ﷺ کا ہم کلمہ پڑھتے ہیں ان کا یہی معمول تھا؟ ۱۲۰۰ وغیرہ دینے کا۔؟ اور ہر چیز نئی کا؟ اتنی بڑی لسٹ خریدی جائے؟ کیا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ، کا یہی تقاضا ہے؟

صحابہ کرامؓ تو پھٹے پرانے کپڑوں میں زندگی گزار چھوڑیں اور ان کے نام لیوا اس انداز سے شاہ خرچیاں کر کے عاشق رسول ہونے کا دعویٰ کریں،

فاعتبروا یا اولی الابصار، الدنیا سجن المومن وجنة الکافر (الحدیث)

حضور علیہ السلام کی وفات کے دن سر سبز درخت سوکھ گیا

مولوی فیض احمد اویسی بہاولپور لکھتے ہیں۔

جب آقا حضور ﷺ غار ثور سے پیر کے دن نکلے اور ام معبدؓ کے خیمے پر قیام فرمایا، وہیں ﷺ نے نماز کے وقت وضو فرمایا جس جگہ وضو کا پانی ٹھہرا تھا وہاں ایک عجیب وغریب درخت پیدا ہوا، جس پر نہایت خوش ذائقہ پھل لگتے تھے یہ پھل بیماروں کے کام آتے تھے، حضور اکرم ﷺ کی حیات تک وہ درخت رہا، وصال کے بعد وہ درخت بھی سوکھ گیا،

(سیرت مصطفیٰ ۱۸۶ بحوالہ ۱۱۲ سوالات کے جوابات ۱۰۳)

ہم یہی کہتے ہیں کہ بے جان درخت وصال کے بعد سوکھ گیا، اس سے سبق حاصل کریں، جشن ،ڈھول ،باجا ،جھومر ،تماشا، بے محابا بازاروں میں چراغاں ، مقابلہ بازی، ریڑھیوں، اونٹوں، گھوڑوں پر سوار ہو کر خوشیاں منانا ایسا کرنے والوں کو چاہیے اس درخت سے سبق حاصل کریں، عشق، بے جان درخت جیت گیا اور۔۔۔۔۔۔

؎ آپ اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

مروجہ میلاد کے جواز اور عدم جواز کا بریلوی قاعدہ

احمد رضا خان بریلوی کے والد جناب نقی علی خان رقمطراز ہیں تعامل حرمین شریفین یعنی جس بات پر وہاں کے خواص وعوام یا علماء وآئمہ اعیان باتفاق عمل کرتے اور عادت رکھتے ہوں، حجت ہے۔ (بحوالہ اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد ص ۱۹۱ تصنیف نقی علی خان)

سوال۔ کیا جشن عید میلاد النبی ﷺ کی محافل وجلوسِ مروجہ تعامل حرمین شریفین سے ثابت ہے؟ جب وہاں ایسا نہیں ہے تو ذرا ٹھنڈے دل سے سوچا جائے امت محمدیہ ﷺ کو کیوں بدعاتِ مروجہ کی دلدل میں پھنسایا جا رہا ہے، اور نہ کرنے والوں پر فتوے جاری کیے جا رہے ہیں، دین وہی ہے جو حرمین شریفین اوران کے متعلقات میں مروج ہے، الحاصل جب حجاز کی طرف دین کا سمٹ آنا ثابت ہوا تو لامحالہ دین وہی ہے جو حرمین شریفین اوران کے متعلقات میں مروج ہے اور معمول بہ ہے پس بوقت فساد اہل زبان وکثرت ادیان حجاز کے باشندوں کا دین ہی برحق ہے، (بحوالہ انوار شریعت حصہ نہم ۲۶ مفتی نظام الدین ملتانی جلد دوم)

جو مذہب اہل عرب کا ہو، وہی حق ہے، بریلوی عالم کا عقیدہ

صحیح مسلم میں ایک حدیث میں آیا ہے کہ تحقیق شیطان ناامید ہو گیا ہے اس بات سے کہ عبادت کریں لوگ اس کی جزیرہ عرب میں

لایزال اھل العرب ظاھرین علی الحق حتی تقوم الساعۃ (الحدیث)

یعنی عرب کے لوگ ہمیشہ دین حق پر رہیں گے یہاں تک کہ قیامت ہو جاوے گی یہ حدیث مسلم میں موجود ہے پس ثابت ہوا کہ عرب وحجاز اور مدینہ طیبہ ایمان کا گھر ہے، اور بعفضلہ تعالیٰ ہمیشہ رہے گا، اب عرب وحجاز اور مدینہ منورہ کے باشندوں کا مذہب دیکھنا چاہیے جو مذہب ان کا ہو وہی حق ہے، (بحوالہ انوار شریعت حصہ نہم ۲۶ جلد دوم)

اب سوال ہے کہ کیا مروجہ جشن عید میلاد کا جلوس مکہ ومدینہ عرب وحجاز میں مروجہ جشن عید میلاد کا جلوس کا اہتمام سالانہ ہوتا ہے؟

پنجاب میں جلوس نکالنے کی روایت حافظ معراج الدین نے ڈالی

حافظ معراج دین لاہور کا پہلا مسلمان تھا جس نے نہ صرف لاہور میں بلکہ پنجاب میں جذبے اور جوش سے عید میلاد النبی کا جلوس نکالنے کی روایت ڈالی، وہ مارچ 1940ء میں منٹو پارک (موجودہ اقبال پارک) میں منعقد ہونے والے مسلم لیگ کے جلسے میں استقبالیہ

کا کارکن تھا موچی دروازے میں اس کا گھر دور سے آنے والے مسلم لیگی کارکنوں کے رہنے کا مقام تھا (بحوالہ نوائے وقت سنڈے میگرین ۲۵ مئی ۲۰۰۸ صفحہ ۸)

میلاد النبی جلوس کے بانی عنایت اللہ قادری لاہور میں انتقال کر گئے، رسم قل کل ہوگی

(بحوالہ روزنامہ جنگ لاہور ۲۰۰۲ء ۲۱ جنوری بروز پیر)

جشن عید میلاد النبی کا ایک اور بانی ۔۔۔ سید کشفی شاہ نظامی ۔ ملک کے طول وعرض میں جشن عید میلاد النبی کی روایت کا آغاز انہی کا کارنامہ ہے (نوائے وقت میگزین ۱۱ فروری ۲۰۰۷ء)

پتہ چلا کہ یہ مروجہ جشن عید میلاد کا جلوس ہندوستان کے چند باسیوں کی ایجاد ہے، یہ قرون ثلثہ یا ادلہ اربعہ یا ائمہ اربعہ سے ثابت نہیں، یہ صرف اور صرف پیٹ کا کاروبار ہے۔

میلاد کے جلوس مالک دوجہان کی سخت ناراضگی اور آزردہ دلی کا پیش خیمہ

مختار جاوید مہناس دائی تحریک ۔۔ عمل پاکستان اقبال روڈ لاہور فون 0300-4596234 رقمطراز ہیں

ہم اپنے بچپن سے عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر ترتیب دیئے جانے والے جلوسوں کا نظم وضبط درود وسلام کے مؤدب نذرانے جلوس کے راستوں میں رک کر واعظین کے بہترین خطابات سے سجے کے عینی شاہد ہیں، آج جب ان پاکیزہ جلوسوں میں ڈھول، تماشوں اور چمٹوں باجوں کی آلودگیاں دیکھتے ہیں تو کانپ اٹھتے ہیں کہ یہ جسارتیں جناب رسول ﷺ کی کس قدر آزردہ دلی اور مالک دوجہاں کی سخت ناراضگی کا پیش خیمہ بن سکتی ہیں

(بحوالہ محافل میلاد نعت اور بدعات ومحرفات ص ۴)

ایک بریلوی عالم کے قلم سے بدعت اور اہل بدعت کا حکم شرعی

تفسیر احمدی مطبوعہ بمبئی میں ص ۳۸۷ پر ہے

ان القوم الظالمین هم المبتدع والفاسق والکافر القعود مع کلهم ممتنع

یعنی ظالم لوگ مبتدع، اور فاسق اور کافر ہیں اور ان کے پاس بیٹھنا منع ہے

(فتاوی ملک العلماء کتاب الصلوۃ ۱۲۷۔ ناشر نوری کتب خانہ لاہور، مصنف محمد ظفر الدین قادری)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی بدعتی بدمذہب کو دیکھو اس کے ساتھ ترش روئی کرو، اس لیے کہ اللہ ہر بدعت کو دشمن رکھتا ہے (فتاوی ملک العلماء ص ۱۲۷۔ محمد ظفر الدین قادری)

نیز حدیث میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ اصحاب البدع کلاب النار، بدمذہب لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں (بحوالہ ملک العلماء ص ۱۲۵)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، اهل البدع شر الخلق و الخليقه،

ترجمہ، بدمذہب (بدعتی) سارے جہاں سے بدتر بہائم سے بدتر ہیں، (بحوالہ فتاویٰ ملک العلماء ۱۲۵)

جب ہم شرعاً و قانوناً ہرگز مجبور نہیں کہ کتے کو اپنی نماز کی صفوں میں کھڑا کریں یا اپنی مسجدوں میں آنے دیں، تو جو ہمارے مذہب میں بحکم حدیث اس سے بدتر ہیں، انہیں اپنی نماز میں شریک کرنے پر ہمیں مجبور کرنا ضرور ہمیں مذہبی نقصان پہنچانا ہے جو کسی طرح قرین انصاف نہیں، بحوالہ فتاویٰ ملک العلماء ص ۱۲۵۔ ظفر الدین قادری، ناشر نوری کتب خانہ لاہور

بریلویت، عیسائیت گٹھ جوڑ

ملکی تاریخ میں پہلی بار لاہور کے چرچ میں عید میلاد النبی کا جشن منایا گیا جس میں مسلمانوں کے علاوہ عیسائی سکھ اور ہندوؤں نے بھی شرکت کی۔

مسلمانوں نے چرچ کے اندر نماز ادا کی، ڈاکٹر طاہر القادری کے بیٹے حسین محی الدین نے خطاب کیا۔ قرآن اور بائبل کی تلاوت کی گئی، نبی پاک ﷺ کی ولادت کا کیک کاٹا گیا

(بحوالہ روزنامہ ایکسپریس کراچی جلد 12 شمارہ 172 بروز پیر 14 ربیع الاول ۲۰۱۰)

عید میلاد کی محافل کا چرچوں میں انعقاد کرنا اور پھر بائبل کو عیسائیوں سے سننا، کتنی بری

قباحت ہے، بریلوی، امت کو کتنا بے ہودہ پیغام دینا چاہتے ہیں۔ اللہ محفوظ رکھے

عید میلاد النبی منانا واجب ہے

عید میلاد النبی منانا اور اس کیلئے محفلیں منعقد کرنا خوشی کا اظہار اور جشن کا سمان پیدا کرنا اگر فرض نہیں تو واجب ضرور ہے (بحوالہ تفسیر نعیمی جلد ۱۶ص ۲۸۸)

مسلمانوں کی چار عیدیں ہیں، نا کہ دو۔

مسلمانوں کو چار عیدیں 1 عید حج 2 عید الاضحیٰ 3 عید الفطر 4 عید میلاد النبی

(تفسیر نعیمی جلد 16، 609)

عید میلاد النبی ﷺ کی نماز کا تعارف

عید میلاد کی نماز تہجد کے نفل ہیں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو توفیق دے، (بحوالہ تفسیر نعیمی جلد ۱۶ص ۶۰۹)

ڈاکٹر طاہر القادری بریلوی کا نظریہ بدعت

بدعت کا معنیٰ و مفہوم واضح کرتے ہوئے اس پر بار بار زور دیا چکا ہے کہ کوئی بھی نیا کام اس وقت ناجائز اور حرام قرار پاتا ہے جب وہ شریعت اسلامیہ کے کسی حکم کی مخالفت کر رہا ہو اور اسے ضروریات دین سمجھ کر قابل تقلید ٹھہرالیا جائے یا پھر اسے ضروریات دین شمار کرتے ہوئے اس کے نہ کرنے والے کو گناہ گار اور کرنے والے کو ہی مسلمان سمجھا جائے، تو اس صورت میں بلاشبہ جائز ار مباح بدعت بھی ناجائز اور قبیح بن جاتی ہے اور اگر جائز اور مستحسن بدعت میں ناجائز امور کو شامل کر دیا جائے جنکی رو سے روح اسلام کو نقصان پہنچ رہا ہو تو بلاشبہ وہ بدعت بھی قابل مذمت ہوگی، (بحوالہ کتاب البدعۃ 381 از طاہر القادری)

جب ایک مباح کام اس طرح بدعت بن جاتا ہے تو پھر بریلوی کا مروجہ میلاد جیسی بدعت کا چرچ میں منعقد کرنا کس قدر قبیح بدعت ہوگا۔

بدعت کہتے ہی نئے کام کو ہیں، از طاہر القادری

اگر کوئی عمل حضور ﷺ کی سنت پر مبنی ہو تو وہ کبھی سیئہ ہو ہی نہیں سکتا اور جو عمل حضور ﷺ کی سنت نہیں بلکہ نیا عمل ہے تو وہ بدعت ہے کیونکہ بدعت کہتے ہی نئے کام کو ہیں، (کتاب البدعۃ ۳۵۲، اشاعت دوم فروری ۲۰۰۸ء ناشر منہاج القرآن لاہور)

اہل بدعت نور ایمان سے محروم، پیران پیر سید عبد القادرؒ

حضرت فضیل بن عیاض روایت کرتے ہیں کہ اہل بدعت کے ساتھ دوستی رکھنے والے کے نیک اعمال ضائع کر دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کے دل سے نور ایمان نکال دیتا ہے۔

(غنیۃ الطالبین اردو ۱۶۹ ترجمہ شمس بریلوی سابق صدر شعبہ فارسی دار العلوم منظر الاسلام بریلی)

یہ دار العلوم منظر الاسلام بریلی، احمد رضا خان بریلوی کا مدرسہ ہے۔

مروجہ میلاد میں فضول خرچی، شریعت کی نظر میں

حضور ﷺ کو اسراف پسند نہیں تھا کیونکہ قرآن مجید نے بھی اسراف سے منع فرمایا ہے

1 ترجمہ آیت شریف اور کھاؤ پیئو اور حد سے نہ بڑھو، بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں، (سورۃ اعراف آیت نمبر ۳۱)

2 حضرت علی المرتضیٰؓ کے گھر ایک بار آپ ﷺ تشریف لے گئے گھر کے ایک طرف آرائشی پردہ لٹکا ہوا تھا آپ ﷺ دیکھ کر واپس تشریف لے گئے، حضرت سیدہ فاطمہؓ نے حضرت علیؓ سے کہا جائیے دیکھیے آپ ﷺ کس لیے واپس ہو گئے، حضرت علیؓ نے آپ ﷺ سے واپسی کا سبب پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ پیغمبر کی شان کیخلاف ہے، کہ زیب و زینت والے گھر میں داخل ہو۔

3 حضرت ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آپ ﷺ کسی غزوہ میں تشریف لے

گئے تھے ہمارے ہاں ایک رنگین فرش تھا میں نے اسے چھت کے شہتیر پر لپیٹ دیا جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو میں نے سلام عرض کیا تو آپ ﷺ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا اور میں نے آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر ناراضگی کے آثار دیکھے آپ ﷺ نے اس فرش کو پھاڑ ڈالا اور فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ ہمیں دیا ہے اس کے بارے میں یہ حکم دیا ہے کہ اینٹ پتھر کو پہنا دیں؟ پس میں نے اس کے دو تکیے بنا دیے جس میں کھجور کی چھال بھری آپ ﷺ نے اعتراض نہیں کیا (حوالہ سیرت رسول عربی ﷺ علامہ نور بخش توکلی 284)

دیکھیے جو آرائش آپ ﷺ کو اپنی ظاہری حیات طیبہ میں پسند نہ تھی کیا وصال کے بعد اپنے میلاد کی خوشی میں آپ ﷺ بے جا اخراجات کو پسند فرمائیں گے؟ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ جس قدر محبت وعقیدت حضور ﷺ کے صحابہ کو تھی قیامت تک ایسی محبت اور عقیدت کا کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا، پھر آپ ﷺ کا فرمان گرامی ہے کہ تم پر میرے سنت کا اتباع لازم ہے اسی طرح خلفاء راشدین کی سنت بھی لازم ہے، کیا خلفاء راشدین بھی اپنے ادوار میں بارہ ربیع الاول کو اس طرح کا اہتمام کرتے تھے؟ گھروں کو گلیوں کو سجاتے تھے؟

اگر یہ حضرات اسی طرح اہتمام نہ کرتے تھے کیا تو وہ ہم سے محبت میں کم تھے؟ حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں خرچ کرنا ثواب ہے لیکن اگر یہ اخراجات بامقصد ہوں تو فائدہ ہے، لیکن ماڈلوں، جھنڈیوں پر بے جا پیسہ خرچ کر کے پھر اس کو ضائع کر دینا کوئی عقلمندی نہیں ہے، میلاد شریف کو کرسمس ڈے کے طور پر نہ منانا چاہیے بعض جگہ دیکھا گیا ہے کہ میلاد شریف کو اس طرح منایا جاتا ہے جس طرح عیسائی 25 دسمبر کو کرسمس ڈے مناتے ہیں اس موقع پر ان کی ایک خصوصی تقریب رسم کیک کاٹنا ہے یہ رسم میلاد شریف کے موقع پر ادا کی جاتی ہے، حضور ﷺ نے غیر مسلموں کے ساتھ مذہبی امور میں بھی تشبہ سے منع فرمایا

ہے، دلیل حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ جس شخص نے کسی قوم کے ساتھ تشبہ کیا وہ اسی میں سے ہے، (مشکوٰۃ المصابیح ۳۷۵)

بارہ ربیع الاوّل کی رات کو جس طرح سجاوٹ کو دیکھنے کیلئے بے پردہ عورتیں گھروں سے باہر نکلتی ہیں اور جس طرح بیہودہ حرکات کی جاتی ہیں کیا ان کا تعلق میلاد شریف کے ساتھ ہیں؟

ایک ضروری بات

حضور ﷺ کے وصال کے بعد خلفاء راشدینؓ نے اپنے اپنے دور میں مسجد نبوی ﷺ کی توسیع اور تزئین کے بارے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، لیکن حضور ﷺ کے روضہ پاک کی تزئین اور توسیع نہیں کی گئی، اگر ایسا کرنا مستحن ہوتا تو روضہ پاک کو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنایا جاتا۔ لیکن جس طرح آج کل مزاروں کی آرائش پر کروڑوں روپے خرچ کیے جاتے ہیں نہ ہی اس کا شرعاً کوئی جواز ہے اور نہ ہی پیسہ خرچ کرنے والوں کو ثواب ہے، یہی رقم اگر صاحب مزار کی روح کو ایصال ثواب کرتے ہوئے خیر کے کاموں پر خرچ کی جائے تو یہ ایک اچھا مصرف ہوگا۔ ہمارے ہاں کئی مزارات کے ساتھ متصل مساجد ہیں لیکن مزار کے مقابلہ میں مسجد کو دیکھیں بہت افسوس ہوتا ہے اس کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

حضرت بہاء الدین ذکریا ملتانیؒ کے مزار اور متصل مسجد کو دیکھیں، اسی طرح حضرت شاہ رکن عالمؒ کے مزار اور مسجد کو دیکھیں جہاں زائرین کیلئے گرمیوں میں صحن میں پنکھے بھی نہیں ہیں، اسی طرح شاہی مسجد عید گاہ کی حالت کو دیکھیں اور اس کے ساتھ قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کو دیکھیں اس قدیمی مسجد کی آرائش کا خیال نہیں کیا گیا۔

بریلویوں کو بریلوی کی نصیحت

اسلام کا اصول تو یہ ہے کہ لاعلم لوگ علماء کرام کی پیروی کریں اور انہیں جو نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں تو اس پر عمل کیا جائے، لیکن یہاں معاملہ الٹ ہے، اگر کوئی جاہل شخص کسی ایسی چیز کی ایجاد کرتا ہے جو صریحا قرآن وسنت کیخلاف ہے بعض علماء کرام انکی تائید کرتے ہیں اور انکی اس بری بدعت پر من گھڑت دلائل دے کران کو اور برائی میں تقویت پہنچاتے ہیں جس قوم کی مذہبی حالت یہ ہو کہ اس قوم کے ایک جید مستند شیخ الحدیث مفتی کے مقابلہ میں ایک بدعمل نعت خواں کو ترجیح دی جائے محافل میں جو مقام ایک نعت خواں کو دیا جائے، وہ ایک قرآن سنت بیان کرنے والے کو نہ دیا جائے، وہ قوم کس طرح دین کو سوجھ بوجھ حاصل کرے گی؟ دین کی سوجھ بوجھ علماء کرام کے وعظ سے ہوگی نہ کہ صرف نعت شریف پڑھنے اور سننے سے،

اپیل: جن حضرات کو اس اشتہار کے ساتھ اتفاق ہے برائے کرم اس اشتہار کی کاپیاں کر کے لوگوں تک پہنچائیں اللہ عزوجل امت نبی کریم ﷺ کو ہدایت عطا فرمائے۔

الداعی الی الخیر، محمد ابراہیم بریلوی، مہتمم جامعہ رضویہ مظہر العلوم دولت گیٹ ملتان 0300-7365772، 061-4516942 روزنامہ اسلام ملتان، 23 فروری 2011ء بروز بدھ

بریلوی اشتہار کا عکس

جشن آمد رسول ﷺ کے پرمسرت موقع پر انشاء اللہ تعالیٰ عظیم الشان پروگرام ۱۲ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ ۱۶ فروری ۲۰۱۱ء بروز بدھ بعد نماز عصر شہنائی، ڈھول، جھومر، گھوڑا رقص۔ بعد نماز مغرب محفل نعت ﷺ۔ بعد نماز عشاء محفل سماع قوالی الحاج استاد مہر علی خان، استاد شیر علی خان بمقام محمد پاک A بلاک شاہ رکن عالم کالونی ملتان۔

منجانب۔ میاں ریاض احمد مرکزی میلاد کمیٹی شاہ رکن عالم نیو ملتان

(بحوالہ روزنامہ نوائے وقت ملتان بروز منگل ۱۱ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ ۱۵ فروری ۲۰۱۱ء)

مروجہ عید میلاد پر، ایک نظر

(محمد سفیان معاویہ)

برادران اسلام! ربیع الاول کا مہینہ پیارے نبی مکرم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ولادت ،وفات کے اعتبار سے نہایت اہمیت کا حامل ہے،

اسی حوالے سے ھم مروجہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر چند باتیں عرض کرنا چاہتے ہیں،

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ،

''ہم (بریلوی رضا خانی) شعوری یا غیر شعوری طور پر یہود ونصاری اور کفار ومشرکین کی عادتیں اور رسمیں قبول کرتے چلے جاتے ہیں حتی کہ ان رسموں کی بھی اپنا رہے ہیں جنہو ں نے معاشرے سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو مٹا دیا۔ وقت آگیا ہے کہ ہم اپنے ضمیر سے پوچھیں کہ اللہ کے محبوب اور پیارے زیادہ مستحق ہیں کہ ہم ان کی عادتیں اپنائیں یا اللہ اور رسول کے دشمن؟ (ضیائے حرم نومبر دسمبر 1989ء)

جی یہ بریلوی رسمیں قبول کرنے والے ہیں اور کفار کی رسم ورواج کو قبول کرنے والے خود رضا خانی ہیں جیسا کہ پروفیسر صاحب کو تسلیم ہے

اس مندرجہ بالا حوالہ کو نظر میں رکھتے ہوئے ذرا درج ذیل تحریر پڑھیں:

''جب اھل صلیب (عیسائیوں) نے اپنے نبی کی پیدائش کی رات کو بڑی عید بنا رکھا ہے تو اھل اسلام اپنے نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی تعظیم وتکریم کے زیادہ حقدار ہیں''

میں کہتا ہوں لیکن اس پر یہ سوال وارد ہوگا کہ ہمیں تو اھل کتاب کی مخالفت کا حکم دیا گیا ہے''

(رسائل میلاد مصطفی 2930-292)

معلوم ہوا کہ بریلوی حضرات نے کفار کی اس بات کو دیکھتے ہوئے اس میلاد

النبی ﷺ کو عید قرار دے کران سے موافقت کی ہے

جبکہ پیارے نبی علیہ السلام نے نصاریٰ کی مخالفت کا حکم دیا ہے مگر بریلوی حضرات کی قسمت میں ہی یہ ہے کہ کفار کی رسم ورواج کو اپنا ئیں جیسے

''تحفہ الھند صفہ 191,192+193 وغیرہ ھم پر ہندو مذہب سے توبہ تائب ہوکر مسلمان ہونے والے مولانا عبید اللہ مالیر کوٹلوی صاحب نے تیجہ، چالیسواں، ختم شریف، قل شریف فلاں بزرگ کا حلوہ وغیرھم کو ہندوانہ رسومات قرار دے کر مسلمان عوام کو ان سے بچنے کی تاکید کی ہے''

(2) کیا عجیب بات ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میلاد النبی کے موضوع پر نہ جلوس نکالے نہ میلاد خوانی کی، فتاوی مظہری صفحہ 436-43J اور محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ ص:113 پر خود تسلیم کرتے ہیں کہ:

''صحابہ کرام نے کبھی اس طور سے میلاد خوانی کی نہ جلوس نکالا'' مگر اس کے بعد بھی نا جانے کیوں بریلوی حضرات کو عقل نہیں آتی

مفتی ''محمد خان قادری بریلوی صاحب تسلیم کرتے ہیں کہ:

بعض اھل علم نے اسے بدعت مذمومہ کہا ہے'' (محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ)

اس پر مفتی ''محمد خان قادری صاحب نے جو بدعت کی تعریف بزرگان سے نقل کی ہیں وہ بھی پڑھ لیں:

''علامہ سعد الدین تفتازانی المتوفی 792 ''بدعت مذمومہ'' کی تعریف کرتے ہیں

''پر وہ نئی ایجاد بدعت ہوگی جو عہد صحابہ اور تابعین میں نہ ہو اور نہ ہی اس پہ کوئی شرعی دلیل دال ہو'' (محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ)

''مولانا عبدالحئ لکھنوی لکھتے ہیں ہر نئے کام کو قرون اولیٰ یا شرعی اصولوں پر پیش کیا جائے گا تین زمانوں کے بعد ہر نئے کام کو شرعی دلائل پر پیش کیا جائے اگر اسکی کوئی نظیر ان تین زمانوں میں ہوئی یا وہ کسی شرعی دلیل کے تحت ہوا تو وہ بدعت نہ ہوگا۔ کیونکہ بدعت اسے کہتے ہیں جو تین زمانوں میں نہ ہو اور نہ ہی وہ کسی شرعی دلیل کے تحت ہو'' (ایضاً ص 142)

مولانا عبدالحئ لکھنوی اس تعریف کرنے والوں اور بدعت حسنہ کے نام پر ہر شئے کو دین میں شامل کرنے پر یوں رونا روتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دوسرا گروہ ایسے لوگوں کا ہے جو کچھ اپنے آباؤ اجداد سے منقول پاتے ہیں ان پر اعتماد کرتے ہوئے اس پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں اور اس طرح کئی بدعات کو حسنہ میں شامل کر لیتے ہیں اگرچہ کوئی دلیل شرعی اس پر دال نہ ہو (ایضاً صفحہ ۱۴۳)

کیا مروجہ میلاد النبی ﷺ کو بدعت نہیں کیا جائے گا؟ کیا ان تعریفات کے بعد بھی کوئی شک باقی رہ جاتا ہے

۳۔ سیر امیر ملت صفحہ ٦٦٠ پر بریلوی امیر ملت پیر جماعت علی شاہ علی پور سیداں کا یہ بیان موجود ہے کہ ''ایک دفعہ وہ مجتہد بیٹھا تھا اور بہت سے دوسرے شیعہ بھی موجود تھے، گفتگو ہونے لگی۔ میں نے کہا حضرت امام حسینؓ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مگر یہ صرف زبانی باتیں ہیں، یزید نے حضرت امام حسینؓ کو صرف ایک مرتبہ شہید کرایا تھا اور یہ سال کے سال شہید کرتے ہیں اور اس پر دعوائے محبت ہے۔ یہ دیوانے ہیں۔ ان کو ہندوؤں سے ہی سبق چاہیئے۔ ہندو راون کو مارتے ہیں۔ رام چندر کو نہیں مارتے۔ مگر شیعہ یزید کو نہیں مارتے۔ یہ تو امام حسینؓ کو ہر سال شہید کرتے ہیں''

برادران اہلسنت یہی اصول ہے تو پھر ''مروجہ عید میلاد النبی ﷺ پر بھی صادق آتا ہے

اور یہ بھی شیعہ کی طرح بے وقوف اور دیوانے بنتے ہیں اور زبانی محبت کے دعوے کرتے ہیں اور سنت کو چھوڑ کر بدعات کو گلے لگاتے ہیں۔ سنت چھوڑ سکتے ہیں مگر بدعت نہیں چھوڑ سکتے۔

یہ ہی رضا خانیوں کا ماٹو ہے۔ ساتھ ہی ساتھ عبدالحکیم شرف قادری صاحب کی تحریر بھی ملاحظہ کریں۔

''ہم نے سینکڑوں محافل میلاد میں شرکت کی ہے ہم نے تو کہیں مردوزن کا بے حجابانہ اختلاط نہیں دیکھا اور نہ ہی گانے بجانے کے آلات دیکھے'' (کیا ہم محفل میلاد منعقد کریں صفحہ ۳۴

لعنت الله علی الکاذبین

اس پر ذرا مفتی اکمل عطاری صاحب کی تسلیم شدہ تحریر ہی پڑھ لیں کہ:

''عوام الناس کثیر غلطیوں اور گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں لہذا اس سلسلے کو بند کر دینا چاہیے۔ مثلاً بہت سے لوگ ان دنوں میں بلند آواز سے گانا لگا لیتے ہیں۔ کہیں زبردستی چندہ کیا جاتا ہے۔ کسی مقام پر جانوروں اور خیالی بزرگوں کی بڑی بڑی تصاویر آویزاں کردی جاتی ہیں۔ کہیں ہندوؤں کی رسم کے مطابق ایک دوسرے پر رنگ پھینکا جاتا ہے۔ کہیں جلوسوں میں سیٹیاں اور تالیاں بج رہی ہوتی ہیں۔ کہیں دوران جلوس ڈھول کی تھاپ پر نوجوان محو رقص ہوتے ہیں بعض اوقات کھانا، تھیلیوں میں بھر کر پھینکا جاتا ہے۔ جس کی بنا پر رزق کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ اور اس کے علاوہ عورتوں اور مردوں کا اختلاط بھی دیکھا گیا ہے۔ (عاشقوں کی عید صفحہ ۴۸)

تقریباً یہی حال ہندوستان و پاکستان کے جلوسوں کا ہے۔ یہ بھی فتنہ پھیلا رہے ہیں حالانکہ ان بریلویوں گوہر شاہیوں کو خود بریلوی مفتیوں نے خارج از اسلام قرار دیا ہے۔ چند درج ذیل فتوے استفادے کے لئے موجود ہیں۔

۱۔ ریاض احمد گوہر شاہی خارج از اسلام ہے

۲۔ ریاض احمد گوہر شاهی اللہ اور رسول کی توہین کرنے والا ہے۔

۳۔ ریاض احمد گوہر شاہی کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔

۴۔ ریاض احمد گوہر شاہی ضال و مضل ہے۔

ہم اس گوہر شاہی کی چند گستاخیاں آپ کے سامنے خود بریلویوں کے حوالے سے نقل کر دیتے ہیں۔ ا۔ شیطان نبی علیہ السلام کی صورت میں آیا (معاذ اللہ) روحانی سفر صفحہ ۲۱ (بحوالہ براہین صادق صفحہ ۵۵۲)

حضرات موسیٰ علیہ السلام کا مزار فحاشی کا اڈہ اور بت خانہ بن گیا (معاذ اللہ) مینارہ نور صفحہ ۶۲ (بحوالہ براہین صادق صفحہ ۵۵۲)

بھنگ ذائقہ دار شربت ہے خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے اسے حرام کہہ دیا (روحانی سفر صفحہ ۳۵ (بحوالہ براہین صادق صفحہ ۵۵۳)

کچھ مسلمان شیخ صفحان اور کچھ مرزا غلام احمد کو نبی مانتے ہیں" (معاذ اللہ (روشناس صفحہ ۱۰)

ان دعوت اسلامی والوں کا تو کئی حال نہ پوچھو "ربیع الاوّل" نام پسند نہیں آیا۔ ربیع النور نام رکھ دیا۔ ربیع الثانی نام پسند نہیں آیا ربیع الغوث نام رکھا دیا۔

اوپر سے پیسے بٹورنے کی سکیمیں نکال رہے ہیں کہ ہر بریلوی عید میلاد پر اپنی مسجد کے امام کو ۱۲۰۰ روپے دے" (صبح بہاراں صفحہ ۳۹)۔

نئی نئی ڈرامہ بازیاں یہ ہو رہی ہیں کہ ہر بریلوی اپنے گھر پر ۱۲ جھنڈے ۱۲ ابلب ۱۲ جھنڈیاں لگائے اور ہو بھی ۱۲ میٹر (صبح بہاراں صفحہ ۲۷)

آج کل ۱۲ ربیع الاوّل بریلویت کی ایک اور تنظیم بھی جلوس میں شرکت کرتی ہے جس کو انجمن سرفروشان اسلام المعروف گوہر شاہی کہا جاتا ہے، یہ جماعت اپنے سفید جھنڈے لے کر سڑکوں پر نکلی ہوتی ہے لال رنگ کا دل جھنڈے پر بنا ہوتا ہے

گیارھویں کا ثبوت

مولوی انوار احمد لاہوری

گیارھویں" کے متعلق ایک رضا خانی نے چھ سو سے زائد صفحات پر مشتمل ایک ضخیم کتاب لکھی ہے کتاب دیکھی تو ہم حیران رہ گئے کہ ہم تو سمجھے ہوئے تھے کہ انکے پاس گیارھویں کا کوئی ثبوت ہی نہیں لیکن یہاں تو اس قدر ضخیم کتاب اس موضوع پر لکھی جا چکی ہے۔ کتاب کی ورق گردانی کی تو پتہ چلا کہ گیارھویں کے متعلق تو صرف چند ہی صفحے ہیں باقی کتاب کو مصنف نے اپنی آبائی روایات کے مطابق مغلظات واتہامات سے بھر رکھا ہے۔

بہر حال ہم اس ضخیم کتاب سے اس کے بدلگام مصنف کے گیارھویں کے متعلق چند دلائل اور ان پر اپنا تبصرہ پیش کر رہے ہیں۔ لکھتا ہے:۔

قرآن مجید سے گیارھویں کا ثبوت

(ا) قرآن مجید کی سورۃ یوسف میں گیارہ کا ذکر،

انی رأیت احد عشر کو کبا . تحقیق دیکھے میں نے گیارہ تارے

(حل مسئلہ گیارھویں شریف ص:۳۲)

قارئین محترم! حد ہوگئی کور باطنی اور کوڑھ مغزی کی۔ بات ہے ستاروں کی اور ثابت گیارھویں ہوگئی۔ آگے لکھتا ہے:

ثلثہ ایام فی الحج وسبعۃ اذا رجعتم تلک عشرۃ کاملۃ:

تین دن حج کے اور سات دن جب تم واپس لوٹو، یہ پورے دس دن ہوئے

چونکہ ہم دسویں دن کی رات کو گیارھویں کہتے ہیں۔ لہٰذا دس دنوں کا تذکرہ ثابت ہونے کے بعد دن دسواں اور رات گیارھویں ثابت ہوگئی۔ ص ۳۲۱

قارئین محترم! آیت پاک میں فرمایا یہ جارہا ہے کہ جو شخص حج اور عمرہ (دونوں) کرے تو اس پر ایک قربانی ضروری ہے۔ اگر قربانی میسر نہ ہو تو ایسا شخص تین روزے حج کے دنوں میں رکھ لے، اور سات روزے حج سے فارغ ہونے کے بعد۔

یوں تین اور سات دس ہو گئے۔ مگر رضا خانی کہتا ہے کہ گیارھویں ثابت ہو گئی۔ عمرہ و حج کے تین اور سات روزوں سے گیارھویں کا کیا جوڑ؟

ظلم بالائے ظلم یہ کہ بڑی ڈھٹائی سے کہتا ہے کہ ہم دسویں کی رات کو گیارھویں کہتے ہیں یعنی ان ظالموں کے نزدیک دسویں دن والی "رات" وہ ہوئی جو دسواں دن ختم ہونے پر آتی ہے جب کہ تمام مسلمانوں کے نزدیک دسویں والی رات وہ ہوتی ہے جو دسویں دن کے آنے سے پہلے ہوتی ہے یعنی دسویں دن کی رات "گیارھویں" ہرگز نہیں ہوتی بلکہ وہ رات دسویں کی رات کہلاتی ہے۔ جس رات کے بعد دسواں دن آتا ہے۔

ہر مسلمان جانتا ہے کہ شریعت مصطفویہ ﷺ میں کسی دن کا تعلق شب گذشتہ سے ہوتا ہے شب آئندہ سے نہیں۔ مثلاً اگر ہفتہ کا دن ہے تو جو رات گذر گئی وہ ہفتہ کی رات تھی۔ آنے والی رات کا ہفتہ کے دن سے کوئی تعلق نہیں۔ شریعت میں ہفتہ کا دن ختم ہونے پر جو رات آتی ہے وہ اتوار کی رات کہلاتی ہے اسی طرح اگر شعبان کا تیسواں دن ہے تو آنے والی رات کا شعبان سے تعلق نہیں ہے۔ آنے والی رات رمضان شریف کی ہوگی اور مسلمان نماز تراویح ادا کریں گے۔ ایسے ہی آج اگر رمضان شریف کا تیسواں دن ہے تو آنے والی رات رمضان کی نہیں بلکہ اگلے مہینے کی ہوگی اس لیے اس رات کوئی مسلمان تراویح ادا نہیں کریگا۔

نیز رمضان شریف کے تین عشروں میں سے پہلے عشرہ کو حدیث شریف میں رحمت دوسرے کو مغفرت اور تیسرے کو "عتق من النار" کا نام دیا گیا ہے۔ اب رضا خانی ہی بتائیں کہ

دسواں دن کس عشرہ کا حصہ ہے؟ اور گیارھویں شب کس عشرہ کا؟ ظاہر ہے دسویں دن کا تعلق جس عشرہ سے ہے گیارھویں شب کا تعلق اس عشرہ سے نہیں ہے۔ دسواں دن ''عشرہ رحمت ''میں شامل ہے جب کہ گیارھویں رات ''عشرہ مغفرت'' میں اگر گیارھویں رات کا دسویں دن سے تعلق ہوتا تو گیارھویں رات عشرہ رحمت کا حصہ ہوتی مگر ایسا نہیں ہے۔

البتہ عیسائیوں کے نزدیک دسویں دن والی رات وہ ہوتی ہے جو دسواں دن گزرنے کے بعد آتی ہے اس بدبخت رضا خانی نے گیارھویں ثابت کرنے کے شوق میں شریعت مصطفویہ کے بالمقابل عیسائیوں کا ضابطہ اپنایا ہے۔

اپنے اسی عیسائیانہ ضابطے کو کام میں لاتے ہوئے اس رضا خانی نے بعض مہینوں کی دسویں تاریخ کی اہمیت وفضیلت ثابت کرنے کی کوشش کی ہے دسویں دن کی فضیلت بیان کر کے کہتا ہے کہ دن دسواں اور رات گیارھویں۔ دسویں محرم اور دسویں ذی الحجہ کی فضیلتوں کو گیارھویں رات پر چسپاں کیا ہے۔ گویا رضا خانیوں کے نزدیک اگلی رات اس لیے افضل ہوئی کہ پچھلا دن افضل تھا۔ حالانکہ جیسا کہ ہم عرض کر چکے ہیں۔ رسول پاک علیہ الصلوۃ والسلام کی شریعت کی رو سے اگلی رات کا تعلق پچھلے دن سے نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ لہذا دسویں تاریخ کی فضیلت کی وجہ سے اگر کوئی شب فضیلت کی حامل قرار پا سکتی ہے تو وہ دسویں تاریخ کی شب ہو گی نہ کہ گیارھویں یا بارھویں شب۔ دیکھئے جمعہ کے جو فضائل ہیں ان میں شریک جمعہ کی شب ہو سکتی ہے۔ ہفتہ کی شب شریک نہیں ہو گی۔ یعنی وہ رات افضل ہو گی جس کی صبح کو جمعہ ہو گا۔

مگر یہ غرنٹو لی مخلوق یا تو اتنی واضح حقیقت کو بھی نہیں سمجھ سکتی اور یا جان بوجھ کر دھوکہ اور فراڈ سے کام لیتی ہے۔

یہ رضا خانی آگے۔ رقمطراز ہے:

تیسرا جواب۔ یتخا فتو ن بینهم ان لبثتم الا عشر ا (پارہ۱۶)

(آہستہ کہتے ہوں گے درمیان اپنے نہیں رہیں گے مگر دس دن)

دس دنوں کے بعدرات یقیناً گیارھویں ہوگی، لہذا دن دسواں اوررات گیارھویں ثابت ہوگی، (ص ۳۲۱)

معزز قائین! ابتایا یہ جارہا ہے کہ کفارومشرکین قیامت کے روز افسوس کریں گے اور آپس میں کہیں گے کہ ان لبثتم ۔ ۔ ۔ ۔ کہ تم نہیں رہے مگر دس دن یعنی بہت جلدی قیامت کے میدان میں آگئے مگر کفارو مشرکین کے اس حسرتناک بیان سے احمق رضاخانی نے گیارھویں ثابت کردی

پھر رہا تھا تو کہاں پیروِ احمد رضا؟

سب کو جب روزِ اول تقسیم دانائی ہوئی

اوراب ملاحظہ ہوں یہودیت کومات دینے والے خرمست کے اگلے جملے۔ لکھتا ہے:

اللہ تعالی گیارھویں شریف کی قسم کھاتا ہے:

والفجر ولیا ل عشر (پ ۲۰) قسم ہے فجر کی اوردس راتوں کی (ص ۳۲۲)

قارئین کرام! حضور کرام ﷺ سے لے کر اب تک کے تمام مفسرین کے نزدیک آیت میں ذالحجہ کی دس ابتدائی راتوں اور دسویں دن کی صبح کی قسم کھائی گئی ہے مگر یہ ظالم رضاخانی اسے گیارھویں کی قسم بتاتا ہے۔ کیااس کا یہ مطلب نہیں کہ اس جاہل رضاخانی کے نزدیک اب تک کے تمام مفسرین غلط بیانی کرتے رہے ہیں۔

قارئین محترم! خدارا! انصاف سے کہیے کہ ہم نے اگرایسوں کو یہودی صفت لکھاتو کیا برا کیا؟ خدائے پاک کے کلام کاغلط مطلب بتانے والے قرآن پاک سے استہزاء کرنے والے اور اسے کھیل بنانے والے کیا یہودیوں اور نصرانیوں سے کم مجرم ہیں؟ اگر توراۃ وانجیل کے محرّف مجرم ہیں اور یقیناً مجرم ہیں تو قرآن پاک کامحرف ان سے کہیں زیادہ مجرم ہے اس لیے کہ قرآن جملہ کتب سے افضل واعلیٰ کتاب ہے۔

جو ظالم طبقہ قرآن پاک کا مطلب بگاڑنے سے باز نہیں آتا اور کلام الٰہی میں معنوی تحریف کرنے سے ذرا نہیں شرماتا وہ طبقہ حضرت شاہ اسمٰعیل شہید، حضرت نانوتوی اور حضرت تھانوی کی عبارات کے ساتھ کیا کچھ نہ کرتا ہوگا۔

آیت میں حق تعالیٰ تو دس راتوں کی فضیلت بیان فرماتا ہے مگر یہ احمق رضا خانی دس راتوں کے بجائے صرف ایک رات کی اور وہ بھی وہ رات جو ان دس میں سے نہیں، یعنی گیارھویں کی فضیلت ثابت کر رہا ہے۔ اس حقیقت کو سادہ سے سادہ مسلمان بھی تسلیم کرے گا کہ اللہ تعالیٰ نے گیارھویں کی قسم ہرگز نہیں کھائی۔ جب ایسا ہے تو مطلب یہ ہوا کہ اس ظالم نے جان بوجھ کر قرآن کا غلط مطلب بیان کیا اور خدائے پاک کی ذات پر جھوٹ باندھا ہے۔

حدیث شریف میں ہے، من قال فی القرآن برأیہ فلیتبوأ مقعدہ من النار (مشکوۃ)

ترجمہ: جس نے قرآن پاک میں اپنی رائے سے کچھ کہا سو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانہ بنالے۔

جیسے اس ظالم نے ذی الحجہ کی دس راتوں کی تعریف گیارھویں پر چسپاں کردی۔ کسی نے لگام نہ دی تو کسی روز یہ نادان و بدمذہب رسول پاک ﷺ کی تعریف پر مشتمل آیات کو "رضا خان" پر چسپاں کریں گے۔ مدینہ منورہ کی تعریف پر مشتمل قرآن وحدیث کے جملوں کا مصداق "بریلی" کو ٹھہرائیں گے۔ اور اپنی اور اپنے امام کی کتابوں کی تعریف میں وہ آیات پیش کریں گے جن میں خود قرآن کی فضیلت وعظمت کا بیان ہے۔

رضا خانی کے طرح طرح کے حربوں کے باوجود ان تمام آیات سے گیارھویں کی فضیلت برائے نام بھی معلوم نہ ہوسکی اس کے برعکس یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر گیارھویں کی کوئی اہمیت ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس کا ذکر بھی قرآن میں فرماتے مگر ذکر تو کیا قرآن میں گیارھویں کے متعلق ادنیٰ سا اشارہ تک بھی نہیں ملتا۔

گیارھویں قرآن کے ہر صفحہ سے ثابت ہے

فرمایا خرافہ ہند کے ایک پیروکار نے۔ گیارھویں قرآن کے ہر صفحہ سے ثابت ہے۔ کھولو قرآن اور گنوں سطریں۔ دنیا میں قرآن کا کوئی ایسا نسخہ نہیں ملے گا جس کے ہر صفحہ پر گیارھویں سطر نہ ہو۔ معلوم ہوا گیارھویں قرآن کے ہر صفحہ سے ثابت ہے مگر منکروں کو کون سمجھائے۔ انہیں گنتی نہیں آتی یا اندھوں کو گیارھویں سطر نظر نہیں آتی۔ گیارھویں سطر نظر آتی ہوتی تو انکار نہ کرتے۔ ان سے کہو کہ گیارھویں سطر اگر نظر نہیں آتی تو کیا گیارھواں پارہ بھی نظر نہیں آتا۔ جب قرآن میں گیارھواں پارہ بھی ہے اور ہر پارے میں گیارھواں رکوع بھی ہے اور ہر صفحہ پر گیارھویں سطر بھی ہے۔ تو پھر معلوم نہیں یہ وہابی گیارھویں کے متعلق اور کیا ثبوت چاہتے ہیں۔

گیارھویں ''چارپائی'' سے ثابت ہے

ایک مذہبی بازیگر نے بھولے بھالے مسلمانوں کے ایک اجتماع میں اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ گیارھویں قرآن سے ثابت ہے۔ حدیث سے ثابت ہے، حتیٰ کہ چارپائی سے بھی ثابت ہے۔ چارپائی کا نام سنا تو لوگ حیرت سے بازی گر کا منہ تکنے لگے اور سوچ میں پڑ گئے کہ خدا جانے چارپائی کس کتاب کا نام ہوگا؟ ایک منچلے نے تو قدرے طنزیہ انداز میں یہ سوال بھی کر دیا کہ چارپائی نامی کتاب کیا تمہارے امام صاحب پر اتری تھی مگر چالاک مداری نے سنی ان سنی کر دی اور فرمایا دیکھو میں چارپائی سے گیارھویں شریف ثابت کرنے لگا ہوں۔ بتاؤ! چارپائی کے کتنے بازو ہوتے ہیں؟ حاضرین نے جواب دیا چار۔ اور پھر مداری بار بار یہی سوال دہراتا رہا اور حاضرین جواب میں چار چار کہتے رہے۔ پھر فرمایا اور پیر کتنے ہوتے ہیں؟ جواب ملا وہ بھی چار، کہنے لگا کہ چار بازو اور

چار پیر کتنے بنے؟ جواب ملا آٹھ۔ آٹھ کا عدد سننا تھا کہ مداری کو مستی آگئی اور آٹھ آٹھ آٹھ کی رٹ لگاتے ہوئے فاتحانہ انداز میں کبھی ادھر دیکھتا اور کبھی ادھر پھر پوچھا کہ آٹھ یہ اور ایک بان کتنے ہوئے؟ جواب آیا نو۔ فرمایا درکھونو، نو، نو، نو کتنے ہوئے نو، نو، نو، نو پھر فرمانے لگے چار باز و چار پیر ایک بان یہ ہو گئے نو اور ایک ہوئی دوائن اب بولو کتنے ہوئے؟ لوگوں نے کہا دس۔ اور دس سنتے ہی مداری جھوم اٹھا اور اپنے مخصوص انداز میں فرمایا کہ تم دل میں کہتے ہو گے کہ چار پائی کے اجزا تو ''دس'' ہیں اب گیارہویں شریف کیسے ثابت ہو گی، مگر تم ذرا صبر کرو۔ ابھی بتاتا ہوں کیسے ثابت ہو گی؟ ابھی کرتا ہوں وہابیوں کی ایسی تیسی؟ کم بخت کہتے ہیں کہ گیارہویں والوں کے پاس سرے سے کوئی ثبوت ہی نہیں ہے۔ کوئی دلیل ہی نہیں ہے۔ میں ابھی انہیں بتاتا ہوں کہ دلیل ہے یا نہیں ہے۔ ابھی انہیں جہنم رسید کرتا ہوں۔ ابھی بم مارتا ہوں۔ ان کم بختوں کو اپنے علم پر ناز ہوتا ہے۔ میں ابھی ان کے علم کی خبر لیتا ہوں۔ ہاں تو بتاؤ کتنے ہوئے؟ لوگ بولے دس۔ اور پھر یہ سلسلہ کافی دیر تک چلتا رہا کہ ۔۔۔۔۔۔ کتنے ہوئے دس کتنے ہوئے دس یہ سلسلہ جاری تھا کہ مداری یکلخت اچھلا اور چیخ کر بولا آئی گیارہویں۔ سنو سنو آئی گیارہویں۔ ہاں تو ذرا ایک بار پھر بتاؤ چار پیئر چار بازو ایک بان اور ایک دوائن کل کتنے بنے۔ لوگوں نے کہا دس۔ فرمایا دس ہوئے یہ اور اس پر سونے والا گیارھواں، اس پر سونے والا گیارھواں، اس پر سونے والا گیارھواں۔

فاتح مداری پر مستی کا عجب عالم طاری تھا، ناچتا کودتا، داد طلب نگاہوں سے کبھی دائیں دیکھتا اور کبھی بائیں اور حاضرین سے تعلی آمیز انداز میں پوچھتا تھا کہ بولو ثابت ہوئی گیارھویں یا نہیں ہوئی؟ گیارھویں ثابت ہوئی یا نہیں؟ ؎ ترا اے کاش کہ مادر نہ زادے

گیارھویں میری بارات سے ثابت ہے

چار پائی سے ثبوت فراہم کرنے کے بعد بازی گر کہنے لگا۔لو میں گیارھویں کا ایک اور ثبوت پیش کرتا ہوں۔غور سے سنو۔کان کھول کے بیٹھو، پھر نہ کہنا کہ ہمیں کسی نے گیارھویں کے متعلق کچھ بتایا نہیں تھا۔لو سنو، گیارھویں شریف میری بارات سے ثابت ہے کیونکہ میری بارات میں ایک میرے والد صاحب تھے اور ایک چچا صاحب اور دو تھے میرے بھائی اور چھ دوسرے رشتہ دار۔یہ ہوئے کل دس افراد۔اور گیارھواں میں خود اور۔میں خود۔میں خود۔اور گیارھواں؟ میں خود ۔میں خود۔میں خود۔

ناظرین محترم! ہم نے بہت اختصار سے مداری کی تقریر پیش کی۔ورنہ اس نے تو ان دو نادر دلیلوں کے بیان پر ڈیڑھ گھنٹہ لگایا تھا۔

☆ اشتہارات دیجئے ☆
پاکستان بھر میں کثیر تعداد میں پڑھے جانے والے دو ماہی مجلّہ "نور سنت" میں اشتہارات دیجئے اور اپنے حلال، جائز اور شرعی کاروبار میں ترقی کیجئے۔مزید معلومات کیلئے رابطہ کریں
0312-5860955

بریلویت اور ماہ ربیع الاوّل

مناظر اہلسنت مولانا رب نواز حنفی مدظلہ کی تقریر سے اقتباس

میرے دوستو! ماہ ربیع الاول میں جتنی بدعات ہوتی ان کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ ابھی کراچی کی پیداوار ہیں ان کا سارا دین آپ کو کراچی اور انڈیا سے ملیگا، ان کا مدینے کے دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔مدینے والا دین جو ہے، الحمدللہ! اسکے وارث علمائے دیوبند ہیں مجھے بتاؤ! مسجد نبوی سے گونجنے والی اذان کہاں سے شروع ہوتی ہے؟

بولو (اللہ اکبر سے) اور ان کے ہاں کہاں سے شروع ہوتی ہے؟ (صلوۃ وسلام سے) تو کس کا دین مدینے والے سے ملتا ہے؟ (علمائے دیوبند کا)

عقل کا اندھا پن۔

آج رضاخانی کہتے ہیں کہ علمائے دیوبند گستاخ ہیں، کیا مدینے میں رہنے والے بھی گستاخ ہوگئے ہیں؟ تجھے اگر مدینے سے محبت ہوتی تو مدینے والے سے بھی محبت ہوتی، صرف مدینہ مدینہ کرتے رہنے سے کچھ نہیں ہوتا کہ اس طرح کرنا تو بڑا آسان ہے لیکن اس محبت کا حق ادا کرنا بہت مشکل ہے!!!!۔۔۔۔جب مسجد نبوی کا مؤذن "اللہ اکبر" سے اپنی اذان کی ابتداء کرتا ہے تو، تو اس کو بھی گستاخ کہتا ہے، حالانکہ تو نے یہ نہیں سوچا کہ اس کی اذان کی آواز تو دن میں پانچ مرتبہ خود محمد رسول ﷺ اپنے کانوں سے سنتے ہیں۔ایسی سعادت تو دنیا کے کسی مؤذن کو بھی اللہ تعالیٰ نے نہیں عطا فرمائی۔۔۔لیکن ہائے یہ بدعت کی نحوست! جس نے عقلوں کو بھی اندھا کر کے رکھ دیا۔

ہائے یہ فضول خرچیاں!

میرے دوستو! آج جب ماہِ ربیع الاوّل میں بدعات کا ارتکاب کرنے والوں کو روکا

جاتا ہے کہ یہ لائیٹنگ وغیرہ نہ کرو! یہ بدعت ہے، اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے ---تب گستاخی کا الزام لگایا جاتا ہے۔ مجھے بتاؤ! اسلام کی گزشتہ چودہ سوسالہ تاریخ میں گذرے ہوئے صحابہؓ تابعینؒ تبع تابعینؒ محدثین وفقہاءؒ اور اولیائے کرامؒ -----جنہوں نے ان خرافات کا کوئی اہتمام نہیں کیا، کیا نعوذ باللہ! وہ سب گستاخ تھے؟ کیا صرف یہی عشق رسول کے ٹھیکے لیکر بیٹھے ہوئے ہیں؟ جو جلوس نکالتے ہیں۔ قمقمے لگا رہے ہیں۔ لاؤڈ اسپیکروں میں چلاتے رہتے ہیں۔ پاکستان کے معاشی حالات کا آپ کو علم ہے کہ کس قدر خراب ہیں؟ لیکن اس کے باوجود عشق رسول ﷺ کے نام پر کتنی لائیٹنگ ہوتی ہے؟ ------کتنے کنڈے لگتے ہیں؟ -----پہلے سوواٹ کے بلب لگائے جاتے تھے، اب اس سے بھی پیٹ نہیں بھرا۔ اب پانچ سو اور ہزار واٹ کے بلب لگانے لگ گئے--------یہ سب فضول خرچی ہے۔ وہ نبی ﷺ جس نے اپنی امت کو قبر پر چراغ جلانے سے اس لئے منع فرمایا اور چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی کہ یہ چراغ بے فائدہ جلے گا جس سے فضول خرچی ہوگی-----آج اس نبی ﷺ کے نام پر پورے شہر کو اور پورے ملک کو سجایا جاتا ہے-----قمقمے لگائے جاتے ہیں-- جھنڈے لہرائے جاتے ہیں--- وہ نبی ﷺ، جس کی لائی ہوئی شریعت میں وضو کے متعلق اس بات کا حکم ہے کہ وضو میں پانی ضرورت سے زیادہ استعمال نہ کیا جائے تاکہ اسراف نہ ہوئے-------آج ان تمام فضول خرچیوں کو اس شریعت کا جز سمجھا جاتا ہے۔

بدعتیو! تم جن صحابہ کا نام لیکر امت کو گمراہ کر رہے ہو۔ انہوں نے تو یہ فضول خرچیاں کبھی بھی نہیں کی-----دیکھو! حضرت عمر فاروقؓ کو! کہ امیر المومنین ہیں رات کی تاریکی میں چراغ کی روشنی میں کسی سرکاری کام میں مصروف ہیں۔ کسی نے آکر ان سے نجی گفتگو شروع کی۔ فرمایا ایک منٹ! پہلے چراغ بجھا دیا جائے اس لئے کہ چراغ میں تیل بیت المال کا جل رہا ہے۔ جتنی دیر

ہم بات کریں گے اتنی دیر میں اگر تیل بیت المال کا جلے گا تو یہ اسراف میں شمار ہوگا جبکہ باتیں بغیر اسراف کے بھی ہو سکتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ تیل اسراف میں جل جائے اور کل قیامت کے دن اللہ کی عدالت میں حضرت عمر فاروقؓ کی پیشی ہو جائے اور اس فضول خرچی کا حساب لیا جائے، تب حضرت عمر فاروقؓ کیا جواب دے گا؟ اس طرح اللہ تعالیٰ نے بھی اسراف سے منع کرتے ہوئے فرمایا: ان المبذرین کانو ااخوان الشیاطین ۔کہ فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ کس کے بھائی ہیں؟ (شیطان کے) آج اگر کوئی عیسائی، یہودی مجوسی اور کیمونسٹ یہاں آجائے وہ دیکھ کر کیا تاثر لے گا؟ یہ ہیں نبی کی تعلیمات؟ ان مسلمانوں کو ان کے نبی یہ تعلیمات دیکر گئے ہیں؟ کہ بلاوجہ پورے ملک کی معیشت کو داؤ پر لگا دو! بلاوجہ اتنی لائیٹنگ کرو!

خرچہ ساڈہ، نخرہ تواڈہ:

اگر نبی نے کراچی کی گلیوں میں پاکستان کے شہروں میں آنا ہوتا۔ تب ان کے استقبال کے لئے چراغاں کرنا کچھ سمجھ میں بھی آتا۔۔۔لیکن جب نبی نے آنا نہیں تو پھر یہ چراغاں کس لئے؟ کہ ربیع الاوّل کا مہینہ آیا، پورے ملک میں چراغاں ہوتا ہے اور جیسے ہی ربیع الاوّل گزرا، چراغاں بھی ختم! یہ کون سا موسمی عشق ہے؟ یہ کونسی ڈرامائی محبت ہے؟۔۔۔ ارے بابو! اگر تجھے واقعی نبی سے محبت ہے تو تو حکومت کی بجلی چوری کرنے کے بجائے ایک مرتبہ لائیٹنگ کا کنڈا ذرا اپنے گھر سے لگا کے دکھا! جب اگلے مہینے تیرا بل آئے گا تب میں دیکھ لوں گا کہ اگلے سال تجھے کتنا عشق ہے رسول ﷺ سے؟ تجھے کتنی محبت ہے نبی ﷺ سے؟ لیکن بات وہی ہے کہ "خرچہ ساڈہ، نخرہ تواڈہ" ۔۔۔۔۔۔ خرچہ میرا، نخرہ تیرا، خرچہ حکومت کا اور عشق تیرا۔۔

آئینہ رضاخانیت:

اگر اتنا عشق ہے نبی ﷺ کے ساتھ تو پھر اپنا مال خرچ کر! دیکھ ابوبکر صدیقؓ کو تو دیکھ! کہ سچے عاشق ہیں، تو ایک ہی اشارے پر گھر کی سوئی تک نبی ﷺ کے قدموں میں لاکر ڈال دی۔۔۔ یہ ہے عشق۔۔۔ لیکن تمہارا کہنا ہے کہ عشق بھی ایسا ہو جو آسان ہو، اسلیئے کہ ہم تو میٹھے میٹھے بھائی ہیں، ہاں! میٹھے میٹھے اسلامی بھائی تو "میٹھے کام" کریں گے۔۔۔ باقی رہے "کڑوے کام" سو وہ دیوبندی کریں گے۔۔۔ ہاں!

صحابہؓ کے دفاع کے لئے کٹنا یہ ان کا کام ہے۔۔۔

ختم نبوت کے لئے دس ہزار جانیں لاہور کی سڑکوں پہ دینا ان کا کام ہے، انگریز سے لڑتے ہوئے چار لاکھ کے قریب جانیں دینا ان کا کام ہے۔ تحریک ریشمی رومال چلا کر انگریز کا راستہ روکنا علمائے دیوبند کا کام ہے۔

باقی رہے ہم۔ ہم تو میٹھے حلوائی ہیں۔۔۔۔۔ لہذا ہماری ساری محنت دیگوں پر ہوگی۔ جب تک دیگیں ہیں اسوقت تک ہم ہیں۔ جب دیگیں نہیں، ہم بھی نہیں اس لئے کہ ہم تو دودھ پینے والے عاشق ہیں۔۔۔۔ اگر خون دینے والے عاشق دیکھنے ہیں تو علمائے دیوبند کی صورت میں دیکھ لو۔۔۔۔۔!!!

سامعین کرام! ناراض نہ ہونا! میں تمہیں رضاخانیت کا وہ حقیقی آئینہ دکھ رہا ہوں جسے نام نہاد عشق رسول کا گرد وغبار اڑا کر اس میں امت سے چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے۔۔۔

گردش لیل ونہار کے ساتھ ساتھ بدعت میں تبدیلی آتی رہتی ہے:۔

بارہ ربیع الاوّل کو جلوس نکل رہا ہوتا ہے بے شمار جھنڈوں کے ساتھ، کیا ضرورت ہے بھئی! یہی کپڑا کسی غریب کے کام بھی آسکتا تھا۔۔۔ نبی ﷺ کے نام پر اتنی فضول خرچیاں؟

جن پیسوں سے یہ کپڑے خریدے گئے اگر یہ تم کسی غریب کو دیدیتے۔ کسی بہن کے ہاتھ پیلے ہوجاتے، کتنے مسلمانوں کے بگڑے کام اس سے بن سکتے تھے؟۔۔۔۔نہیں، ہم نے تو اس سے پرچم بنا کر لہرانا ہے کہ یہی حضورﷺ کا جھنڈا ہے۔ حالانکہ حضورﷺ کا جھنڈا ہرا نہیں، کالا اور سفید تھا۔۔۔آپ حضرات نے دس محرم الحرام کو شیعوں کا جلوس دیکھا ہوگا۔ تعزیئے، گھوڑے، علم، بے پردہ عورتیں، اونٹ گاڑیاں، رزق کی بے حرمتی۔۔۔۔ادھر اب بارہ ربیع الاوّل کے جلوس میں بھی یہی خرافات شروع ہوچکی ہیں۔۔

دوستو! بدعت کی سب سے بڑی نشانی بھی یہی ہے کہ ہر دور میں اس میں تبدیلی آتی رہتی ہے۔ بدعت کبھی بھی ایک کیفیت پر باقی نہیں رہ سکتی۔۔ان کے ہاں اس سے پہلے صرف اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھی جاتی تھی۔۔۔۔یہی حال ۱۲ ربیع الاول کا ہے ۔پہلے اسے "بارہ وفات" کہا جاتا تھا، پھر ۱۲ ربیع الاوّل اور اب اسے (جشن عید میلاد النبیﷺ) کہا جاتا ہے۔۔پہلے ۱۲ ربیع الاوّل کو ایک جلسے کا اہتمام کیا جاتا تھا جسمیں سیرت پر تقریریں ہوتی تھیں اور اب اسمیں جلسے، جلوس، جھنڈوں، تعزیوں اور بے پردہ عورتوں کی شرکت کا حیاء سوز سلسلہ بھی شروع ہوچکا ہے۔ اسی طرح آپ کسی بھی بدعت کے ماضی اور حال پر نظر ڈالیں گے آپ کو اسمیں واضح تبدیلی نظر آئے گی۔۔۔۔۔۔

خیر! تو میں عرض یہ کر رہا تھا بدعت میں تبدیلی آتی رہتی ہے اور یہی اس کے بدعت ہونے کی سب سے بڑی نشانی ہے۔۔۔اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بدعت لوگوں کی بنائی ہوئی، ایجاد کی ہوئی چیز ہے جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے نہیں لیا۔ جبکہ دین کی حفاظت کا ذمہ چونکہ اللہ نے لیا ہے اس لئے دین ہمیشہ ایک تھا اور ہمیشہ ایک رہے گا۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون نبی کریمﷺ پر اترنے والے دین کا ذمہ اللہ

نے لیا ہے اور قیامت تک اللہ ہی اس کا محافظ رہے گا۔

رضا خانیت، رافضیت کے نقش قدم پر:۔

بہر حال، میں یہ عرض کر رہا تھا کہ دس محرم کے جلوسوں میں جو خرافات ہوتی ہیں بارہ ربیع الاوّل کے جلوسوں میں بھی یہی کچھ ہوتا ہے۔۔۔ عشق رسول کے نام پر نکلنے والے جلوس میں بے پردہ عورتوں کی شرکت، تعزیئوں اور جھنڈوں کی بھرمار۔۔۔۔ یہ سب کچھ نبی کے عشق میں ہوتا ہے۔لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم ۔مسجد نبوی کے ماڈل اٹھائے ہوئے، برکت اور تبرک حاصل کرنے کی غرض سے انہی ہاتھوں سے چھوا جاتا ہے۔ سینے سے لگایا جاتا ہے، آنکھوں پر لگایا جاتا ہے۔اپنے ہاتھوں سے خود تراشیدہ، اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے ماڈل ان کے ہاں بابرکت ہو جاتے ہیں۔

یہ جناب عالی! روٹیاں اور شیر مال پھینکے جاتے ہین، تھیلوں مین پیک بن چھولے پھینکے جاتے ہیں۔۔۔اسی طرح ہر قسم کے پھل فروٹ لوگوں کی طرف پھینکے جاتے ہیں۔۔ اللہ کے دیئے ہوئے رزق کی یہ بے حرمتی اس نبی کے عشق کے نام پر کی جا رہی ہے جس نے روٹی کے بارے میں فرمایا کہ روٹی کی عزت اور اس کا احترام کیا کرو! لیکن نبی کے اس فرمان کی جو دھجیاں ان کے ہاں بکھیری جاتی ہیں یہ تماشا ساری دنیا دیکھتی ہے۔

ادھر دس محرم کو جب شیعوں کا جلوس نکلتا ہے اور وہ اپنی تمام تر قباحتوں اور شناعتوں کے جلوؤں میں ماتم کرتے ہوئے جاتے ہیں تو اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کرنے والے انگریز ان مناظر کی مووئیاں بنا کر اپنے ملکوں میں لے جاتے ہیں اور اسلام کے خلاف

پروپیگنڈہ کرتے ہوئے لوگوں کو کہتے ہیں کہ لوگو! تم مسلمانوں کو امن پسند کہتے ہو، حالانکہ یہ دیکھو! مسلمان تو اپنے آپ کو بھی امن نہیں دے سکتے، جو خود اپنے آپ کو چھریوں اور خنجروں سے زخمی کرتے ہوں اور ماتم کرتے ہوں وہ کسی اور کو کیسے امن دے سکتے ہیں؟۔۔۔۔۔۔

اس پروپیگنڈے کی تردید کے لئے یہی کہا جاتا ہے کہ اسلام امن وسلامتی کا مذہب ہے۔۔۔۔۔لیکن آج شیعوں نے اپنی دھینگا مشتیوں کے ذریعے اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔اس طرح آج بارہ ربیع الاوّل کے جلوسوں کو دیکھ کر دشمنانِ اسلام یہ پروپیگنڈہ کر سکتے ہیں کہ دیکھو ان مسلمانوں کو! جس نبی کی ولادت کا یہ جشن منا رہے ہیں اسی نبی کی تعلیمات کو یہ ٹھکرا رہے ہیں۔۔۔۔ان کے نبی نے ان کی عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم دیا تھا لیکن انہوں نے اپنی عورتوں کو گھر کی چار دیواری سے نکال کر جلوسوں میں شامل کر دیا۔ ان کے نبی نے فرمایا تھا کہ روٹی کا احترام کرو! انہوں نے اس کی بے حرمتی شروع کر دی۔۔۔۔۔تو پھر ایسے مذہب کے سامنے کیسے سرِ تسلیم خم کیا جا سکتا ہے جس کے علمبرداروں نے خود اس کی دھجیاں بکھیر کے رکھ دی ہیں؟

چوں کفر از کعبہ خیزد
کجا ماند مسلمانی؟

ترجمہ: (بفرضِ محال) جب خود بیت اللہ کفر کی آماجگاہ بنکر رہ جائے تو پھر باقی روئے زمین پر اسلام کا وجود کیسے باقی رہ سکتا ہے؟

بدعتیو! محرم کے جلوسوں میں ہونے والی قباحتوں میں سے آخر وہ کونسی قباحت ہے

جسے تم نے ''جشن عید میلاد النبی ﷺ کی آڑ میں اسے دین میں زبردستی ٹھونسنے کی کوشش نہ کی ہو؟ سارے کام وہی ہو رہے ہیں جو دس محرم الحرام کو ہوتے ہیں۔

وہاں بھی جلوس --- یہاں بھی جلوس --- وہاں بھی علم --- یہاں بھی علم --- وہاں بھی تعزیئے --- یہاں بھی مسجد نبوی کے ماڈل --- وہاں بھی عورتوں کے جھمگٹے --- یہاں بھی عورتوں کے جھمگٹے --- وہاں بھی اونٹ گاڑیاں --- یہاں بھی اونٹ گاڑیاں --- دس محرم کو بھی گھوڑے --- ۱۲ ربیع الاول کو بھی گھوڑے --- وہاں پر بھی رزق کی بے حرمتی --- یہاں پر بھی رزق کی بے حرمتی۔

جشن عید میلاد النبی ﷺ منانے والو!

خدارا! اپنے ایمان کی خیر مناؤ! جب تم یہ سب کچھ کرنے لگے ہو، خدانخواستہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری آنے والی نسلیں ماتم شروع کر دیں۔ سینہ کوبی کرنے لگیں۔

غیر مسلموں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا حرام ہے:

میرے دوستو!

''من تشبه بقوم فهو منهم'' میرے نبی ﷺ نے فرمایا: جو جس قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرے گا، قیامت کے دن اسی قوم سے اٹھایا جائے گا۔ میرے نبی ﷺ نے دس محرم الحرام کے روزے کا ساتھ نو یا گیارہ محرم بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا کہ ''اگر آئندہ سال زندہ رہا'' تو دو روزے رکھیں گے'' اللہ کے نبی نے کیوں فرمایا؟ اس لئے کہ ایک روزہ دس محرم الحرام کو یہودی رکھتے ہیں۔ تو یہودی ایک روزہ رکتے ہین اگر ہم بھی ایک رکھیں گے تو ان کے ساتھ مشابہت ہو جائے گی۔ لہذا ہم دو رکھیں گے تا کہ ان سے مشابہت نہ ہو جائے۔ لیکن اہل بدعت کے جشن کا حال آپ نے سن لیا۔

جواز میلاد پر بریلوی دلائل کا جائزہ

فاتح مناظرہ کوہاٹ مولانا ابو ایوب قادری

بسم اللہ والحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ . اما بعد

قارئین ذی قدر:

اہل بدعت جو کہ حقیقت میں شریعت کے چور ہیں۔ انکی طرف سے ایک بے نام ونسب اشتہار مختلف مقامات پر لگا ہوا دیکھا گیا ہے اور مرتب نے رضاخانی فضلہ خوری کا صحیح حق ادا کرتے ہوئے علماء دیوبند **کثر اللہ سوادھم** کو ذریت ابلیس وغیرہ کہا ہے اس کے علاوہ بھی دیگر نازیبا الفاظ کا استعمال کیا گیا **ھداہ اللہ الی الصراط المستقیم** بہر حال اس نے اس اشتہار میں جشن عید میلاد النبی ﷺ کے حوالہ سے چند دلائل دینے کی ناکام کوشش کی ہے۔

ہم **بعون اللہ وفضلہ** ان دلائل بلکہ ان اوہام کے بالترتیب جوابات عرض کرتے ہیں۔ ہاں اتنی بات عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ سرکار طیبہ ﷺ کی ولادت باسعادت کا تذکرہ کرنا بڑی خیر وبرکت اور سعادت وعبادت میں سے ہے لیکن اس کا یہ مطلب بھی ہرگز نہیں ہے کہ میلاد شریف کے عنوان کی آڑ لیکر بدعات ورسومات کی ہوس پوری کی جائے اور اکابرین علماء اہلسنت والجماعت کو گالیاں دی جائیں اور مساجد پر ظلم وبربریت کا ایک باب رقم کیا جائے، قرآن مقدس کے نسخوں کو جلایا جائے، احادیث کی کتب کو آگ لگائی جائے اور لوگوں کے مال جان سے کھیلا جائے جیسا کہ فیصل آباد میں کیا گیا ایسے جشن میلاد کی اسلام کہاں اجازت دیتا ہے اور یہ کہاں عبادت اور سعادت کا ذریعہ ہوسکتا ہے

وھم اول :۔

بہرحال مرتب نے پہلی بات اعلی حضرت کے حوالہ سے چھیڑی ہے کہ خانصاحب بریلوی ۱۲ ربیع الاول کو ہی ولادت مانتے ہیں۔

ازالہ:۔ اس کا جواب یہ ہے کہ خانصاحب بریلوی نے جو اپنی تحقیق پیش کی ہے وہ رسائل میلاد مصطفےﷺ میں ان الفاظ سے موجود ہے۔۔

'میں کہتا ہوں میں نے حساب کیا تو معلوم ہوا کہ سال ولادت محرم وسطیہ کی چاند رات جمعرات کا دن تھا پس ماہ ولادت کریمہ کی پہلی تاریخ کو ہفتہ کا دن تھا اور درمیانی (صفر) کی پہلی تاریخ پیر کا دن تھا اس ربیع الاول کی آٹھ تاریخ پیر کا دن بنتا ہے اسی لئے اصحاب علم زیج نے اس پر اجماع کیا ہے رسائل میلاد مصطفے ص ۴۳۲)

خانصاحب نے اپنی تحقیق پیش کی ہے کہ تاریخ ولادت ۸ ربیع الاول بنتی ہے خانصاحب نے مزید لکھا ہے

'اگرچہ اکثر محدثین ومؤرخین کے نزدیک تاریخ ولادت ۸ ربیع الاول ہے اسی پر اہل زیج نے اجماع کیا ہے ابن حزم اور حمیدی نے اسی کو مختار کہا حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت جبیر بن مطعمؓ نے یہی روایت کیا ہے مغلطائی اور ذہبی نے مزی کی اتباع کر کے مشہور قول کو ضعیف کہدیا ہے دمیاتی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے' قارئین ذی وقار خانصاب نے اپنی تحقیق پیش کر کے صحابہ کرامؓ کا نظریہ بھی یہی بتا کر پھر اسکو چھوڑ کر ۱۲ تاریخ مانی ہے۔۔

سوال یہ ہے کہ خانصاب کی تحقیق بھی اس ۱۲ تاریخ والے قول کے خلاف ہے لیکن پوری ملت رضاخانیت کو چیلنج ہے کہ وہ الٹی تو لٹک سکتی ہے لیکن خانصاحب کی تحقیق 'اس ربیع الاول کی آٹھ تاریخ پیر کا دن بنتا ہے'' کے ماننے سے انکار نہیں کر سکتی کیونکہ خانصاحب کے بارے

میں بریلویہ کا نقطہء نظر یہ ہے کہ انکی زبان وقلم سے نقطہ برابر بھی خطاء ناممکن تھی..اگرچہ انبیاء علیہم السلام کے بارے میں بریلویہ کا عقیدہ یہ ہے کہ صغیرہ گناہ صادر ہوسکتے ہیں اور نسیاناً کبیرہ بھی صادر ہوسکتے ہیں اور تاریخ ولادت کا یہ آٹھ والا قول صحابہ کرامؓ کے اقوال کے بھی مطابق ہے اور بریلویوں کے پیر کرم شاہ صاحب لکھتے ہیں صحابہ کرامؓ وتابعینؒ اور دیگر قدماء کی روایات کو جھٹلانیکے لئے ان پر انحصار کرنا کسی طرح مناسب نہیں (ضیاء النبی ﷺ ج ۲ص ۳۹) یعنی صحابہ کرامؓ کی بات کو جھٹلانا مناسب نہیں، تو پھر اعلی حضرت کی تحقیق کو مان لیا جائے لیکن صحابہ کرامؓ کی مخالفت بریلویت کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے ملاحظہ فرمائیں سعیدی صاحب شرح مسلم میں لکھتے ہیں ،،خانصاحب نے صحابہ کرامؓ سے بھی اختلاف کیا ہے،، جن کا امام صحابہ کرامؓ کا مخالف ہو اور مرتے مرتے یہ بھی تاکید کر گیا ہو کہ میرے دین پر چلنا تمام فرائض میں سے اہم فرض ہے تو اسکے پیروکار صحابہ کرامؓ کی مخالفت جیسا اہم فریضہ کیسے ترک کرسکتے ہیں

وھم ثانی باقی رہا یہ سوال کہ کیا تاریخ ولادت بارہ ربیع الاول ہے؟

ازالہ تو اس میں خاصا اختلاف ہے مرتب نے جتنے بھی اقوال نقل کیئے ہیں ان میں یہ چالاکی کی ہے کہ سارے اقوال نقل نہیں کیئے صرف ۱۲ ربیع الاول کا قول لکھ دیا ہے مثلاً (۱) نشر الطیب میں ۱۸ اور ۱۲ دونوں لکھے ہوے ہیں مرتب بےترتیب نے صرف ۱۲ نقل کرکے نشر الطیب پر جھوٹ بولا ہے (۲) سیرۃ المصطفے ﷺ کے حوالہ سے ۱۲ لکھا ہے حالانکہ وہاں لکھا ،،۸ ربیع الاول پیر یوم دوشنبہ مطابق ماہ اپریل ۵۷۰ء مکہ مکرمہ میں صبح صادق کے وقت ابوطالب کے مکان میں ہوا ہے ولادت باسعادت کی تاریخ میں مشہور تو یہ ہے کہ حضور پرنور ﷺ ۱۲ ربیع الاول کو پیدا ہوے لیکن جمہور محدثین اور مورخین کے نزدیک راجح

ومختار قول یہ ہے کہ حضور ﷺ ۸ ربیع الاول کو پیدا ہوئے عبداللہ بن عباسؓ اور جبیر بن مطعمؓ سے بھی یہ منقول ہے (سیرت مصطفٰے ۷۷،۷۸) (۳)

(۴) ملا علی قاریؒ پر بھی جھوٹ باندھا ہے وہ لکھتے ہیں جسکا ترجمہ مولوی عبد الاحد قادری بریلوی نے کیا ہے کہ ,, کسی نے کہا دو ربیع الاول اور کسی نے آٹھ ربیع الاول۔ شیخ قطب الدین قسطلانی نے کہا کہ اکثر محدثین کا بھی یہی قول مختار ہے اور یہ ابن عباسؓ اور جبیر بن مطعمؓ سے منقول ہے اور یہی قول اکثر ان لوگوں کا جن کو اس سلسلہ میں معرفت حاصل ہے اور قول حمیدی اور ان کے شیخ ابن حزم کا۔ القضاعی نے عیون المعارف میں لکھا ہے کہ اہل سیرت کا اس پر اجماع ہے۔ کسی نے کہا دس تاریخ تھی کسی نے کہا بارہ تاریخ تھی اس وقت مکہ میں اس مقام کی زیارت کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ سترہ جبکہ کچھ بائیس تاریخ کہتے ہیں مشہور یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت بارہ ربیع الاول کو ہوئی یہی ابن اسحاق وغیرہ کا قول ہے آپ ﷺ کی پیدائش کے وقت میں بھی اختلاف ہے مشہور یہ ہے کہ پیر کا دن تھا (رسائل میلاد مصطفٰے ﷺ ص ۳۴۰)

قارئین کرام؛ یہ چند ایک ان پچیس حوالہ جات میں سے ہیں۔ جن کو مرتب نے لکھا ہے کہ ولادت بارہ کو ہے اور ہم نے انکی حقیقت واضح کردی ہے

مزید ان سے یہ فوائد بھی ملاحظہ فرمائیں (۱) جمہور کے نزدیک تاریخ ولادت آٹھ ہے (۲) مرتب نے رضاخانی مزاج کے مطابق بڑی خیانت کی ہے کہ باقی اقوال اور مصنفین کے پسندیدہ اقوال چھوڑ کر دوسرے اقوال نقل کیئے۔

(۳) صحابہ کرامؓ کے نزدیک بھی تاریخ ولادت آٹھ ہے۔

(۴) اگر دوسرے اقوال نقل کیئے بغیر اپنا مطلوبہ قول لینا ہی دلیل ہے تو ہم کہتے ہیں

کہ ان سب کتابوں میں بلکہ ان سے بھی زیادہ کتب میں آٹھ کا قول موجود ہے جیسا کہ مشت نمونہ از خروارے آپ نے ملاحظہ فرمایا۔

(۵) بالفرض ان سب کے نزدیک تاریخ ولادت ۱۲ ہو جنکو مرتب نے پیش کیا ہے تب بھی کام بنتا نظر نہیں آتا اسلیئے کہ پیر کرم شاہ لکھتے ہیں کہ ,, صحابہ کرامؓ و تابعین اور دیگر قدماء کی روایات کو جھٹلانے کے لئے ان پر انحصار کرنا کسی طرح مناسب نہیں (ضیاء النبی) یعنی تاریخ ولادت صحابہ کرامؓ کے نزدیک آٹھ ہے اب اسکو چھوڑ کر کسی اور تاریخ پر انحصار کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ صحابہ کرامؓ تو آٹھ کے قائل ہیں جیسا کہ زرقانی، ملا علی قاری، اور اعلی حضرت بریلوی، وغیرہ نے تصریح کی ہے تو معلوم ہوا کہ باقی سب افعال کو چھوڑا جا سکتا ہے لیکن صحابہ کرامؓ کو نہیں چھوڑا جا سکتا

وھم ثالث رہا یہ سوال کہ پھر سوگ کیوں نہیں مناتے؟

ازالہ؛ تو یہ اہلسنت پر محض الزام ہے کہ **حاشا وکلا** ہم سوگ کی دعوت دے رہے ہیں لیکن ہم یہ ضرور کہیں گے کہ وفات کے موقع پر جشن منانا درست نہیں ہے کیونکہ ولادت باسعادت عند الجمہور آٹھ ہے اور آنجہانی اعلی حضرت بھی یہی کہتے ہیں اور صحابہ کرامؓ کا فیصلہ بھی یہی ہے اور بارہ کو وفات تو بریلویہ نے بھی مانی ہے تو جشن اور عید منانا سرکار دو عالم ﷺ کے وصال کے موقع پر اسکو کوئی غیرت مند مسلمان نہ تو جائز سمجھتا ہے اور نہ ہی برداشت کر سکتا ہے

وھم رابع یہ اعتراض بھی جڑا ہے کہ وفات کے دن کو عید منائی جا سکتی ہے کیونکہ سیدنا آدم علیہ السلام کا وصال جمعہ کے دن ہوا اور اسی دن کو اللہ تعالی نے مسلمانوں کیلئے عید بنایا ہے۔ **ازالہ (۱)** تو اسکا جواب یہ ہے کہ ایک نبی کے وفات کے دن کو عید بنانا خلاف عقل و قیاس ہے لہذا یہ اپنے مورد پر بند ہوگا اور صرف اتنی بات ہی ثابت ہوگی جتنی

شریعت نے کی ہے اسے آگے قیاس کرتے ہوے اور کئی عیدیں بنانا جائز نہیں جیسا کہ فقہ کا قاعدہ لکھا ہوا ہے

(۲) یہ کہ جمعہ کو عید تو اللہ تعالی نے بنایا جبکہ بارہ ربیع الاول کو عید انگریز نے قرار دیا تذکرہ اکابر اہلسنت کو دیکھئے کہ نور بخش توکلی کی کوششوں سے ۱۲وفات سے ۱۲عید میلاد نبی ﷺ منظور کیا گیا کیا انگریز تمہارے بہت زیادہ خیر خواہ ہیں نہیں بلکہ وہ تو اس لئے تمہیں عید منانے کی اجازت دے رہا ہے کہ مسلمان اپنے نبی ﷺ کی وفات کا جشن منائیں گے اور ہم ان بے وقوفوں پر ہنسیں گے تو کیا انگریز کو خوش کرنا اور اپنے نبی ﷺ کی وفات پر ہنسانا جائز ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر تم کس طرح ۱۲ ربیع الاول کو عید کہتے ہو اور یہ عید کیسے اللہ تعالی کی بنائی ہوی عید کے مقابلہ میں ہوسکتی ہے اور کس دلیل پر اللہ تعالی کی بنائی ہوئی عید پہ انگریزی عید کو قیاس کرتے ہو ہائے شرم مگر تم کو نہیں آتی

(۳) آپ ﷺ کی ولادت اگر ۱۲ ربیع الاول ہی کو مانتے ہو تو پھر سنو ولادت تو صبح صادق کے قریب ہوئی ہے اور وفات چاشت کے وقت ہوئی اور تمہارے باجے گاجے اور جشن کی تمام تر رنگینیاں چاشت کے وقت ہی شروع ہوتی ہیں اگر تمہیں اتنا ہی عشق ہے تو ولادت کے وقت خوشی ہوتی نہ کہ وفات کیوقت (۴) جمعہ کے دن کو سیدنا آدم علیہ السلام کے یوم وصال کا لحاظ کر کے کوئی بھی عید نہیں مناتا بلکہ اکثریت جانتی بھی نہیں۔

(۵) سرکار طیبہ ﷺ نے بھی اسکو جو عید فرمایا ہے وہ اس لحاظ سے نہیں فرمایا کہ وہ وصال آدم علیہ السلام ہے لہذا اسکو عید بناؤ۔

(۶) یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عید بنانے والی حدیث بعد کی ہو اور جس میں آدم علیہ السلام کی وفات کا ذکر ہے پہلے کی ہو تو پھر رضا خانیوں کے جشن کا ڈھانچا زمین بوس ہوتا نظر آئے گا۔

(۷) اگر بالفرض تمہاری بات ہی ٹھیک ہو کہ سیدنا آدم علیہ السلام کے یوم وصال کو عید بنایا گیا تب بھی مسئلہ حل نہیں ہوتا کیونکہ سیدنا آدم علیہ السلام کے دشمن انسانوں میں سے کوئی نہیں جو اس عید پر خوش ہو لیکن سرکار طیبہ ﷺ کے دشمن تو بہت سارے ہیں جو تمہارے اس یوم وفات پر رچائے ہوئے جشن سے خوش ہو رہے ہیں۔

(۸) لفظ عید ہر جمعہ کے لئے ہے نہ کہ خاص اس جمعہ کے لئے ہے جس میں آدم علیہ السلام کا وصال ہوا۔

(۹) اگر ان احادیث کا یہی مطلب ہے جو آپ لوگوں نے اخذ کیا ہے تو کیا آپ ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بھی وہی مطلب لیا ہے یا نہیں اگر نہیں لیا اور یقیناً نہیں لیا تو رضا خانیوں تم یقین رکھو کہ تم عاشق رضاء تو ہو مگر عاشق مصطفےٰ ﷺ نہیں ہو اور تم اہل بدعت تو ہو مگر اہلسنت نہیں ہو۔

(۱۰) اور ان احادیث سے چودہ سو سال تک امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات کو عید جشن اور جلوس نہ تو مسنون ہونا نظر آتا ہے نہ مستحب اور نہ اس میں کوئی مصلحت لیکن ملت رضویہ کو ان احادیث مبارکہ میں بڑی مصلحتیں سوجھ رہی ہیں تو لیجئے آخر میں ہم ملت رضا خانیت کو انہی کے موجد اعلی مائۃ حاضرہ جو انکے یہاں معصوم عن الخطاء جیسے خطرناک القاب سے ملقب ہیں انکی بات سناتے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ انکی بات کے بعد انکی ملت پر کوئی شرعی دلیل مؤثر نہیں کیونکہ انکی وصیت انکی ملت کے لئے نص قطعی کا درجہ رکھتی ہے جو کہ اپنے آنجہانی ہونے سے چند لمحے پہلے یہاں تک کہہ گئے کہ میرا دین جو میری کتب سے ثابت ہے اس پر قائم رہنا ہر فرض سے زیادہ اہم فرض ہے۔

تو اب رضا خانیوں سنو خانصاحب اپنے دین میں ان اصحاب مصلحت پر کیا حکم لگاتے ہیں

وہ لکھتے ہیں

یہ مصلحت چودہ صدیاں بعد ان ہندی جاہلوں کو نظر آئی یہ شیطانی خیال ہے (فتاوی رضویہ)

وھم خامس جلوس میلاد اسمیں پہلا حوالہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے بارے میں کہ انہوں نے تقریب عید میلاد منائی

ازالہ پہلی بات تو یہ ہے کہ حضرت شاہ صاحبؒ کی وفات ۱۹۶۱ء میں ہوئی اور یہ جس اخبار کا حوالہ دے رہا ہے وہ ستمبر ۱۹۸ء کا ہے کیا فوت ہونے کے سال بعد حضرت شاہ صاحبؒ تشریف لائے اور تقریب عید میلاد میں شرکت کی۔ مرتب عقلا غیر مرتب کو اتنی بھی سمجھ نہ آئی کہ وہ اس جھوٹ کو لکھتے وقت اتنا تو سوچ لے کہ تاڑ نے والے قیامت کی نظر رکھتے ہیں اور رضا خانیت کے تانے بانے ان سے مخفی نہیں ہیں اور یہ بھی سچ ہے کہ دروغ گو را حافظہ نہ باشد۔

دوسری بات یہ کہ اگر بالفرض ایسا ہوا بھی ہو تو اسکی وجہ یہی ہے جسے مرتب اپنے ہاتھوں لکھ چکے ہیں کہ ,,تحریک ختم نبوت میں،، تو تحریک ختم نبوت کیلئے جلوس وغیرہ آئے دن نکالے جاتے تھے اور اگر اتفاق سے اس ربیع الاول کا دن درمیان میں پڑا اور جلوس نکلا اور تقریب منعقد ہوئی تو اسکو صرف بارہ ربیع لاول
کی خصوصیت نہ سمجھنی چاہیے کیونکہ یہ دن اتفاقی طور پر آیا ہے۔

وھم سادس دوسرا حوالہ ربوہ میں جلوس نکلا

ازالہ تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ

(۱) چونکہ آپ کے بڑوں نے انگریز سے اس جلوس نکالنے کی چھٹی منظور کروائی تھی اور اس دن عام جلوس نکالنے کی سرکاری اجازت ہوتی ہے اور یہ لوگ کفر کے گھر میں اپنا زور

اور غلبہ اور اپنا دبدبہ ڈالنے کے لئے اور انکو دعوت اسلام دینے کیلئے صرف کفر کے گھر میں نکالتے ہیں اور آپ کے یہاں تو یہ صورت بالکل نہیں بلکہ آپ تو مسلمانوں کے علاقہ میں نکال کر انہی کو گالی گلوچ مار پیٹ بلکہ قتل تک کی کوشش کرتے ہو قرآن پاک اور حدیث مبارکہ کی کتب کو جلانے اور مسجد و مدرسہ جیسی پاک اور مقدس جگہ کی حرمت کو پامال کرنے کی ناپاک کوششیں کرتے ہو۔

(۲) باقی اگر یہ مطلقا جائز سمجھتے تو ہر جگہ جلوس نکالتے نہ کہ صرف چناب نگر میں

(۳) یہ لوگ عبادت سمجھ کر نہیں بلکہ علاج سمجھ کر اور وقتی ضرورت سمجھ کر نکالتے ہیں

وھم سابع مولانا احمد علی لاہوریؒ کا حوالہ

ازالہ اسکے جھوٹ ہونے میں کیا شک ہے کیونکہ حضرت لاہوریؒ کا اپنا فرمان یہ ہے کہ موجودہ مجالس میلاد میں بہت سی چیزیں خلاف شرع ہیں۔ اس لئے معیوب ہیں

(بحوالہ راہ سنت شمارہ ۵ ص ۵۶)

تو شیخ لاہوریؒ کس طرح اسکی اجازت دے سکتے ہیں یہ سب اس بددیانتی کے جوہر ہیں جو مرتب کو رضاخانی وراثت میں ملے ہیں ضرور عبارت کو قطع و برید کر کے اور سیاق وسباق کو اڑا کر پیش کر رہا ہے جلوس عید میلاد النبی ﷺ کی اصل تصویر اور حقیقی غرض وغایت باقی رہی یہ بات کہ یہ جلوس ہیں کیا؟ تو یہ ہم عرض کر دیتے ہیں کہ آج کل جلوس کا مطلب یہ ہے کہ مساجد کی بے حرمتی کی جائے قرآن مقدس اور کتب حدیث کو جلایا جائے جلوس کے آگے آگے ہیجڑے ہوں جو ناچ رہے ہوں بہروپیئے ہوں پینٹ شرٹ اور مختلف وردیوں میں مختلف ٹولیاں بنائی جائیں پھر ڈھول پیٹا جائے کیک کاٹا جائے اور ناچ راگ ہو اور پہاڑیاں بنا کر انڈیا کی فلموں کے فحش گانے چلائے جائیں ان سب باتوں کو میلاد کے جلوس

کا نام دیکر کیسے جائز قرار دیا جاسکتا ہے؟ اور تمہارے یہاں بھی یہ مسئلہ مسلم ہے کہ اگر کسی جائز کام سے برائی کا راستہ کھلتا ہو تو اس جائز کام کو بھی ترک کیا جائے گا اور مزے کی بات یہ ہے کہ جن بازاروں کے مبغوض ترین ہونے کے بارے میں سرکار طیبہ ﷺ کا فرمان **ابغض البلاد الی الله اسواقها** وارد ہوا ہے بریلوی لوگ انہی مبغوض ترین جگہ کو سجا کر ان میں جلوس نکالتے ہیں اور ایسی ہی جگہوں میں سرکار طیبہ ﷺ کا ذکر خیر کرتے ہیں اور جلوس میں ایسے گدھے گھوڑوں کو بھی شریک کرتے ہیں جن کے گلے میں ہار ہوتے ہیں اور ان پر لکھا ہوتا ہے ,, **جشن عید میلاد النبی ﷺ مبارک ہو**

عید میلاد کے حکم میں اختلاف اور مزے کی بات یہ ہے کہ یہ جشن عید میلاد النبی ﷺ بریلویوں کے یہاں مختلف درجہ رکھتا ہے۔

(۱) بعض اسے مباح کہتے ہیں (الامن والعلی)

(۲) بعض اسے مستحب کہتے ہیں (نور العرفان)

(۳) بعض اسے سنت کہتے ہیں (جاء الحق)

(۴) بعض بدعت حسنہ کہتے ہیں (عقائد ومسائل وفهارس فتاوی رضویه)

(۵) بعض قرآن مقدس کی وہ آیات جن میں امر کا صیغہ ہے وہ پیش کرتے ہیں گویا واجب ٹھراتے ہیں (عقائد اہلسنت لاویسی۔)

(٦) بعض اسکو چودہ اگست کے جشن آزادی کی طرح سمجھتے ہیں (شرح مسلم)

(۷) بعض اس میں قیام کو واجب کہتے ہیں (انوار ساطعه)

(۸) بعض اسکو فرض کہتے ہیں اور اسکے منکر کو کافر کہتے (غـايـة الـتـحـقـيـق المعروف مجموعة الفتاوی)

(۹) بعض مجلس میلاد کو واجب سمجھتے ہیں (میلاد النبی ﷺ ۔ ارشد کاظمی)

(۱۰) بعض اس کو فرض نماز کی طرح سمجھتے ہیں کہ اسلام اور کفر میں فرق کرنے والی چیز جشن میلاد ہے (تذکار بگویہ)

چیلنج: پوری دنیائے بریلویت کو چیلنج ہے کہ جشن عید میلاد کی شرعی حیثیت پر اپنے اعلی حضرت سے لیکر ادنی حضرت تک اتفاق دکھا دو اور چاروں فقہوں میں مفتی بہ قول سے اس کا جواز ثابت کر دو لیکن تم زہر کا پیالہ تو گیارویں کا دودھ سمجھ کر پی سکتے ہو مگر اپنے اکابر و اصاغر کا اس پر اتفاق ثابت نہیں کر سکتے اور یاد رکھو کہ تمہارے اصاغر کا تمہارے اکابر کے ساتھ قارورہ نہ ملنا اس کے ممنوع ہونیکی طرف مقتضی ہے کیونکہ اس کے کرنے والے سمجھ ہی نہیں پا رہے کہ ہے یہ شرعا کس درجہ کا عمل ہے اور خانصاحب کی تحقیق کے حوالہ سے پھر یہی عرض ہے کہ تحقیق رضا آٹھ ربیع الاول ہی ہے اگر اس پر کسی کو تکلیف ہو تو ہم مناظرہ نہیں بلکہ مباہلہ کرنے کو بھی تیار ہیں لیکن اتنی بات ضروری ہے کہ پہلے خانصاحب کی تحقیق نقل کرنے والے اپنے نقلی ملاؤں کو جھوٹا دجال خائن و کافر بھی کہیں **انشاء اللہ** ہم پھر مباہلہ کرنے کے لئے بھی تیار ہیں آخری گذارش خدارا اس امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتسلیم کو صراط مستقیم پر گامزن رہنے دو اور ﴿ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ﴾ الایۃ

اور ما انا علیہ و اصحابی ☆علیکم بسنتی وسنت الخلفاء الراشدین ☆لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ جیسے مقدس فرامین پر عمل کرنے دو اور رواج و رسومات کے زہر قاتل بلکہ ماء حمیم اور غسلین کو آب حیات اور عسل مصفی کا نام مت دو اور ہوائے نفس

اور بدعات کے شجر زقوم پر رمان بہشت کی ملمع سازی سے بچو خدا کے لئے کچھ تو خیال کرو جس صراط مستقیم پر اس امت مرحومہ کو کاربند کرنے کیلئے اس امت کے علماء صلحاء اور اولیاء کرام اور فقہاء عظام نے گراں قدر قربانیاں دیں اور صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ نے اپنی جان تک کے نذرانے دیدئے بلکہ خود رسالت پناہ ﷺ کا لہو مبارک بہا

حالانکہ آپ ﷺ کے لہو مبارک کا ایک قطرہ رب تعالی کی تمام مخلوق سے زیادہ مزکی معطر منزہ مطہر مبارک منور اور قیمتی ہے لیکن تف ہے رسم ورواج کے متوالوں اور بدعات کے رسیاؤں پر ان تمام باتوں کو بالائے طاق رکھ چھوڑا ہے اور ان تمام قربانیوں کی طرف مطلق توجہ نہیں کر رہے اللہ تعالی محض اپنے فضل وکرم اور اپنے پیارے حبیب ﷺ کے طفیل تمام امت کو صراط مستقیم کی راہنمائی فرمائے اور اسی پر ہمیں قائم رکھے۔ اور اسی پر ہمارا خاتمہ فرما کر روز جزاء انعام یافتہ طبقہ کے ساتھ ہمیں محشور فرمائے۔ **آمین**

بقیہ ص 61- بریلویوں کی عید میلاد النبی ﷺ کے متعلق چند باتیں

بلکہ **والذین اتبعوهم باحسان** اور **ما انا علیه و اصحابی** کے اصول کی روشنی میں صحابہ کرامؓ کے طریق کو ہی مظبوطی سے تھامیں اور فرقہ ناجیہ اہلسنت والجماعت کے ساتھ رہیں اللہ تعالی ہم سب کا خاتمہ اسی پر فرمائے اور قیامت کے روز انہی کے ساتھ محشور فرمائے **آمین بقدرتک یا اله العالمین بجاه سید انبیاء والمرسلین وصلی الله وسلم علیه وعلی اله واصحابه اجمعین**

بریلویوں کی عید میلاد النبی ﷺ کے متعلق چند باتیں

بسم الله والحمدلله والصلوة والسلام علی رسول الله

اما بعد

قارئین ذی وقار بریلویہ کی خود ساختہ عید یعنی عید میلاد النبی ﷺ کے متعلق چند باتیں آپ حضرات کے سامنے ہیں جن میں سے اکثر وہ باتیں ہیں جو بریلویہ کے اکابر سے منقول ہیں اور انہی کے وضع کئے ہوئے اصولوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے

پہلی بات؛ سرکار طیبہ ﷺ کی برکت سے خداوند قدوس نے حرمین شریفین والوں کو عزت وشرف سے نوازا ہے اور ان لوگوں کو اتنا نوازا ہے کہ بریلوی حضرات بھی لکھنے پر مجبور ہوگئے کہ **ان الدین عند الله الاسلام** وہی دین اسلام مراد ہے جو حجاز میں قائم ہے صحیح مسلم میں ایک حدیث میں آیا ہے کہ تحقیق شیطان ناامید ہوگیا اس بات سے کہ عبادت کریں لوگ اسکی جزیرئے عرب میں **لایزال اهل العرب ظاهرين على الحق حتى تقوم الساعة** یعنی عرب کے لوگ ہمیشہ دین حق پر قائم رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہوجائے گی یہ حدیث مسلم میں موجود ہے پس ثابت ہوگیا کہ عرب وحجاز اور مدینہ طیبہ ایمان کا گھر ہے اور بفضلہ تعالی ہمیشہ رہے گا اب عرب وحجاز اور مدینہ منورہ کے باشندوں کا مذہب دیکھنا چاہیے جو مذہب ان کا ہو وہی حق ہے (انوار شریعت ج2 ص 26) مولوی نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں ,,دائما ایمان وہاں رہے گا اور کفر وشرک کو دخل نہ ہوگا اور جن لوگوں کی حضور اعلی ﷺ عالم سے پہلے شفاعت کریں گے اور انہیں اپنا ہمسایہ فرمایا اور امت کو ان کی پاس داری اور حفظ مراتب کا حکم دیا (اصول الرشاد ص 199) آگے لکھتے ہیں ,,ان عقائد واعمال کو بلا دلیل شرع کس طرح گناہ

ومعصیت وبدعت وضلالت سمجھیں،، (ایضاص 200) جب اکابر بریلویہ کے فتاوی کی روشنی میں اہل عرب کی اتباع اور اطاعت کا حکم ہے اور اپنے عقائد ونظریات میں انہی کو دیکھنے کا حکم ہے اور جس اسلام کو خدا نے مسلمانوں کیلئے پسند کیا ہے وہی ہے جو عرب وحجاز میں رائج ومعمول بہا ہے تو پھر آیئے سنیئے کہ علمائے حرمین شریفین کا فتوی کیا ہے سعودیہ کے مفتی اعظم کی طرف سے فتوی دیا گیا تھا اور اسمیں لکھا ہے کہ،، محفل میلاد منعقد کرنا غلط اور شریعت میں ناجائز ہے (العطایا الاحمدیہ ج 3 ص 12) اس فتوی کے صفحہ 3 پہ لکھا ہوا ہے کہ عید میلاد النبی ﷺ کے نام پر محفلیں منعقد کرنا شرعاً ناجائز ہے انکا اہتمام سراسر بدعت اور دین میں نئی اختراع ہے اس لئے کہ رسول پاک ﷺ خلفائے راشدین تبع تابعین سے ایسا کوئی واقعہ ثابت نہیں (العطایا الاحمدیہ ج □3 ص 37) اسی فتوی کے صفحہ 8 پر لکھا ہے ،،اگر محفل میلاد منعقد کرنا دین الہی کا حصہ ہوتا تو یقیناً نبی کریم ﷺ اس کے انعقاد کا امت کو حکم دیتے یا اپنی حیات میں خود ایسی محفلیں منعقد کرتے یا صحابہ کرام محفل میلاد کا اہتمام کرتے (العطایا الاحمدیہ ج 3 ص 39) اسی فتوی کے صفحہ 12 پر ہے،،یہ عید میلاد بدعت ہونے کے ساتھ ساتھ منکرات کو بھی اپنے اندر بہت لئے ہوے ہے مثلاً مرد وزن کا اختلاط آلات موسیقی کا استعمال طبلے ڈھولک کی تال پر نوجوانوں کا رقص وغیرہ، (العطایا الاحمدیہ مذکورہ بالاحوالہ) حرمین شریفین کے مفتی اعظم کا فتوی آپ نے ملاحظہ فرمایا اب ان حضرات کی خدمت میں میں عرض کروں گا کہ وہ ان اپنے اکابر کی بات جو پیچھے گذر چکی ہے اس پر عمل کرتے ہوئے اس فتوی کی اہمیت کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں بریلوی حضرات کو چاہیے کہ یا تو وہ اپنے اکابر مولوی نقی علی خان، فاضل بریلوی، نظام الدین ملتانی، کو جھوٹا کہیں یا پھر عید میلاد کے نام پر جشن اور رقص وسرود وغیرہ سب بدعات سے توبہ کریں دوسری

بات؛ بریلوی حضرات اس موقعہ پر عید مناتے ہیں جبکہ محققین نے اپنی طرف سے کسی دن کو عید بنا لینے سے منع فرمایا ہے مثلاً شیخ احمد رومیؒ لکھتے ہیں ,, طاؤسؒ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ کسی مہینے یا کسی دن کو عید مت بناؤ اور اس کی اصل یہ ہے کہ مسلمانوں کو جائز نہیں کہ کسی وقت کو عید بنائیں مگر ہاں وہی جسے شریعت نے عید بنا دیا ہے اور یہ ہر ہفتہ میں جمعہ کا دن اور سال بھر میں عید بقر عید اور ایام تشریق ہیں (چھوٹی اور بڑی عید کے دن) ان کے سوا کسی زمانہ کو عید بنانا بدعت ہے جس کی کوئی اصل شریعت محمدیہ میں نہیں ہے بلکہ مشرکوں کی عید ہے (**مجالس الابرار مجلس 19**) انکی کتاب کی تصدیق وتوثیق شاہ عبدالعزیزؒ محدث دہلوی نے فتاوی عزیزی میں کی ہے معلوم ہوگیا کہ اپنی طرف سے کسی وقت کو عید نہیں بنایا جا سکتا بلکہ بقول شیخ رومیؒ مشرکین نے کئی عیدیں بنا رکھی تھیں مسلمان کے یہ شایان شان نہیں وہ اپنی مرضی سے کسی دن یا وقت کو عید قرار دیں تیسری بات؛ آپ ﷺ کے پیدا ہونیکی خوشی صحابہ کرامؓ کو بھی تھی اور ان بریلوی حضرات کو بھی اصرار ہے کہ ہمیں بھی خوشی ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ ان صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ کی ولادت مبارکہ پر خوشی منانے کیلئے وہ صورتیں اختیار کی ہیں جو آج ملت بریلویہ کی شعار اور حرز جان کی حیثیت رکھتیں یا آپ ﷺ کی اطاعت واتباع پر اپنی جانیں قربان کر دی ہیں جب ہم ذخیرۓ حدیث اور کتب سیر وغیرہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو آپ ﷺ کی آمد کی خوشی پر نہ صحابہ کرامؓ کسی دن کو عید قرار دیتے نظر آتے ہیں نہ اس دن خوشی میں رقص وبھنگڑا ڈالتے دکھائی دیتے ہیں اور نہ ھی بازار رنگ برنگ جھنڈیوں سے مزین ہیں اور مدینہ طیبہ کی کسی عمارت پر نہ مسجد نبوی پر بارہ جھنڈے نظر آتے ہیں اور نہ ہی مسجد نبوی کے امام آپ ﷺ کی خدمت میں کوئی صحابیؓ بارہ سو روپیہ بطور عیدی کے پیش کرتے ہیں اور نہ بازاروں کی سجاوٹ پر

لاکھوں کروڑں روپے برباد کر کے جلوسوں کی شکل میں چکر لگانے اور کئی من وزنی کیک کا ٹنے جیسے تضیع اوقات والے مشغلے نظر پڑتے ہیں اور آج کے عشاق بازاروں میں راگ ورنگ کی محفلیں سجاتے ہیں حالانکہ بازاروں کی حقیقت رسالت پناہ ﷺ کے فرمان **ابغض البلاد الی الله اسواقها** سے واضح ہوتی ہے اور حیرت ہے کہ یہ بناوٹی عشاق اپنی تمام تر رنگینیوں کو ان مبغوض ترین جگہ پر رچانے کا نام عبادت رکھتے ہیں **فیا اسفا** لیکن حقیقی عشاق صحابہ کرامؓ کو سرکار طیبہ ﷺ کی پیدائش مبارک کیا خوشی نہ تھی؟ یقیناً تھی اور وہ اسی خوشی کی بدولت آپ کے فرمان پر جان تک کا نذرانہ پیش کر گئے لیکن ہم دیکھ رہے ہیں آج کل کی بناپتی خوشی اس حقیقی کے بالکل برعکس ہے یہاں اطاعت واتباع کی جگہ جھنڈیاں لگانا بازار سجانا رقص کرنا ڈھول پیٹنا جلوس نکالنا اور کیک کاٹنا اور کئی دیگر رنگ برنگی حرکات کا ارتکاب ضروری ہے اور اطاعت واتباع کی گویا چنداں ضرورت ہی نہیں اور اس بات کا بریلوی اکابر کو اعتراف ہے ,,اصل میں ہمارے نعت خوان اور خطباء نے **فاتبعونی** کو غائب ہی کر دیا ہے (مقالات شرف قادری 567) یعنی آپ ﷺ کی اتباع بالکل ہمارے بریلویوں کے یہاں مفقود وغائب ہے ہم مزید بھی حوالے حاضر کیے دیتے ہیں کہ بریلویوں کے اکابر کو اعتراف ہے کہ ہمیں اتباع سنت کی توفیق نہیں ہے مثلاً شرف قادری صاحب لکھتے ہیں ,,ہم نبی اکرم ﷺ کی محبت کی دعا کرتے ہیں بلکہ دعویدار ہیں اور یہ نعرہ لگاتے ہیں غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے لیکن ہمیں یہ خبر ہی نہیں کہ محبت کا مطلب کیا ہے محبت یہ ہے کہ محبوب کے ساتھ ایسا تعلق خاطر ہو کہ انسان محبوب کا فرماں بردار ہو اس کے اشارئے ابرو پر اپنا سب کچھ نچھاور کرنے کو تیار ہو (مقالات شرف قادری ص 239)

سعیدی صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں ,, بعض غیر معتدل لوگ رسول اللہ ﷺ سے عقدت کے اظہار میں غلو کرتے ہیں نماز روزہ اور دیگر فرائض باقاعدگی سے ادانہیں کرتے اور عید میلاد کے جلوس کو باقاعدہ میلوں ٹھیلوں کیطرح نکالتے ہیں (تبیان القرآن ج 1 ص 293) پروفیسر عون محمد سعیدی صاحب ,دعوت اسلامی، جماعت اہلسنت، منہاج القرآن ،تنظیم المدارس، اور دیگر مشائخ کو خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں ,, یقیناً آپ **یاایھاالذین امنواادخلوافی السلم کافۃ** پر عمل نہیں کرر ہے یقیناً آپ کے ذہن میں اسلام کا محدود تصور پایا جاتا ہے یقیناً آپ مکمل ضابطہء حیات کے مفہوم سے آگاہ نہیں ہیں یقیناً آپ اسوہء حسنہ کو چھوڑ بیٹھے (کاروباری پیر اور زوال اہلسنت) یہ مضمون بریلوی اکابر نے اپنے لوگوں کی صحیح راہ نمائی کیلئے لکھے ہیں اصلی عشاق کے یہاں اتباع تھی موجودہ ایجادات نہیں تھیں اور یہاں بناوٹیوں کے پاس ایجادات ہیں اتباع نہیں تو کس کی محبت کو صحیح قرار دیا جائے ہم یہ بات بھی انہی کے گھر سے دکھاتے ہیں شرف صاحب کسی آدمی کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں ,, آج بہت سے ایسے لوگ دیکھنے میں آرہے ہیں جو نبی الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی محبت کے دعویدار ہیں انہیں معلوم نہیں کہ محبت کسے کہتے ہیں اور اس کے طریقے اور تقاضے کیا ہیں آپ نے صحابہ کرامؓ کے کردار سے محبت کے انداز پیش کر کے عامۃ المسلمین کی صحیح راہ نمائی کی ہے (شرف ملت ص 77) اس خط کشیدہ عبارت کو دیکھیں کہ صحابہ کرام کا طرز محبت ہی مسلمانوں کیلئے صحیح راہ ہے تو پھر بات یہی درست ہوئی کہ صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ کی ولادت پر خوش ہونے کے باوجود وہ سب افعال نہیں کیئے تو پھر امت کیلئے صحیح راہ ہے ہی یہی کہ یہ خوشی کے باوجود خود ایجاد کردہ طریقے نہ اپنائیں

بقیہ ص نمبر 57

(تبصرہ کتب) نوٹ: تبصرہ کے لئے دو کتب کا بھیجنا ضروری ہے

نماز جنازہ میں مسنون دعا:

استاذ العلماء تاج الصلحاء مناظر اسلام حضرت مولانا نور محمد تونسوی صاحب مدظلہ کی خدمات دینیہ محتاج تعارف نہیں رب تعالیٰ کسی کسی کو اس نعمت عظمیٰ سے سرفراز فرماتے ہیں کہ وہ بیک وقت کئے اوصاف حمیدہ کا حامل ہو اور ایک ہی شخص میں کئی صفات مجتمع کرتے ہیں حضرت تونسوی صاحب مدظلہ کو رب کائنات کی طرف سے کچھ ایسا ہی اعزاز حاصل ہے کہ وہ تمام فرق باطلہ کیخلاف شمشیر براں ہیں

سادگی اور ھوشیاری کے دو متضاد جوھر اللہ نے آپ کو عطا فرمائے ہیں۔ تقوی، للھیت، پرھیز گاری ۔اتباع سنت کے عظیم پیکر ھیں اپنوں کیلیے ابریشم کی طرح نرم اور دشمن کیلیے فولاد کی طرح سخت ہیں رد فرق باطلہ پر اور دیگر موضوعات پر آپ کئی کتب ورسائل کے مصنف ہیں مثلاً

(۱) اسلام کے نام پر ھوا پرستی (۲) تبلیغی جماعت کا شرعی مقام (۳) غیر مقلدین عوام ۔۔۔غیر مقلدین علماء کی نظر میں (۴) حقیقی نظریات صحابہؓ (۵) اور زیر نظر رسالہ "نماز جنازہ میں مسنون دعا" اور اس میں حضرت تونسوی صاحب نے نماز جنازہ میں دعا اور جنازے کے بعد دعا کی شرعی حیثیت واضح کی ہے اور اھل بدعت کی طرف سے دعاء بعد الجنازہ پر ایسے کیئے جانے والے دلائل کی خوب خبر لی ہے اور جو لوگ جنازہ کے بعد دعا کے قائل ہیں ان سے حضرت نے ۳۱ لاجواب سوالات کیئے ہیں جن کے جوابات پوری بریلوی جماعت کے بس سے باھر ہیں ، گویا یہ دلائل اور ۳۱ سوالات نہیں بلکہ اھل بدعت کی برھنہ پیٹھ پر تازیانہ ہیں بدعتی بوتھاڑ پر زوردار طمانچے اور اھل عقل کیلیۓ دعوت فکر کا ساماں ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت کی عمر میں برکت عطا فرمائے علم وعمل کو عام فرمائے اور انکا سایہ ھم پر تادیر قائم فرمائے اور ہمیں انکے علوم سے نفع حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔۔۔ نجیب اللہ عمر

ملنے کا پتہ: جامعہ عثمانیہ ترنڈہ محمد پناہ ضلع رحیم یار خان 0307-7791760

خوشخبری

انجمن دعوۃ اہل السنۃ والجماعۃ کی طرف سے
فاتح رضاخانیت مولانا ابوایوب قادری صاحب مدظلہ العالی
کا کوہاٹ میں "میلاد النبی ﷺ" کے موضوع پر
ہونے والے شاندار مناظرے کی روئیداد
شائع کر دی گئی ہے

کتاب منگوانے کیلئے رابطہ کریں

0312-5860955 -0331-2229296

نوٹ: نورسنت کے مستقل قارئین سے ڈاک خرچ نہیں لیا جائے گا۔

مولانا سفیان معاویہ صاحب کا تحقیقی مقالہ
تحریک خلافت اور تحریک پاکستان میں علمائے دیوبند کا
کردار اور رضاخانیت
بھی شائع کر دیا گیا ہے۔
منگوانے کیلئے رابطہ کریں
0331-2229296

ہمارا ساتھ دیجئے

ہمارا مقصد ☆ احیاءِ توحید و سنت امحاءِ شرک و بدعت ہے۔

ہمارا مقصد ☆ دفاعِ ختمِ نبوت اور ناموسِ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا تحفظ ہے۔

ہمارا مقصد ☆ تحفظِ اسلام و استحکامِ پاکستان ہے۔

ہمارا مقصد ☆ ترویجِ اسلام اور ترویجِ مسلکِ اہل السنّت والجماعت ہے۔

ہمارا مقصد ☆ عامۃ المسلمین کو عقائدِ صحیحہ سے متعارف کروانا ہے۔

ہمارا مقصد ☆ اخوّتِ اسلامی و غیرتِ دینی کا جذبہ بیدار کرنا ہے

ہمارا مقصد ☆ اسلامی کتب و رسائل کی نشر و اشاعت اور ان کی مفت تقسیم ہے۔

ہمارا مقصد ☆ فِرَقِ باطلہ کی تردید اور عقائدِ اسلام کا تحفظ۔

ہمارا مقصد ☆ اعلاءِ کلمۃ اللہ کیلئے کی جانے والی تمام جدوجہد کی حمایت ہے۔

ھم آپ کے بھائی --------محض جذبہ خیر خواھی
اسلام و مسلمین کے تحت اکابر اھل السنت والجماعت علما
دیوبند کی زیر نگرانی ان تمام کوششوں میں مصروف ھیں
اور رھنا چاھتے ھیں -

آئیے !!! ھمارا ساتھ دیجئے

دامے۔۔ درہمے۔۔ سخنے۔۔ قدمے۔۔ ہمارے ساتھ تعاون کیجئے

0312-5860955

انجمن دعوۃ اہل السنۃ والجماعۃ (پاکستان)